﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد15 | جمعۃ المبارک29رفروری2008ء | 22رصفر 1429ہجری قمری ❁ 29رتبلیغ 1387 ہجری شمسی | شمارہ09

## سبک رفتار

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب چلتے تھے تو اس میں بڑا وقار اور تمکنت ہوتی تھی اور سستی کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا تھا۔(مسند احمد حدیث نمبر:2876)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ چلتے تو قدم تیزی سے اٹھاتے گویا نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔

(شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ)

### ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

## مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندۂ حضرتِ عزّت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزار ہا نشان تصدیقِ رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں

### جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے تئیں قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے

’’اب ہم اصل امر کی طرف رجوع کر کے مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ایک وحی اگر کسی گزشتہ قصہ یا کتاب کے مطابق آجائے یا پوری مطابق نہ ہو یا فرض کرو کہ وہ قصہ یا وہ کتاب لوگوں کی نظر میں ایک فرضی کتاب یا فرضی قصہ ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحی پر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا۔ جن کتابوں کا نام عیسائی لوگ تاریخی کتابیں رکھتے یا آسمانی وحی کہتے ہیں یہ تمام بے بنیاد باتیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور کوئی کتاب ان کی شکوک وشبہات کے گند سے خالی نہیں۔ اور جن کتابوں کو وہ جعلی اور فرضی کہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی نہ ہوں اور جن کتابوں کو وہ صحیح مانتے ہیں ممکن ہے وہ جعلی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی کتاب ان کی مطابقت یا مخالفت کی محتاج نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کا یہ معیار نہیں ہے کہ ایسی کتابوں کی مطابقت یا مخالفت دیکھی جائے۔ عیسائیوں کی کسی کتاب کو جعلی کہنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو جوڈیشل تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے۔ اور نہ ان کا کسی کتاب کو صحیح کہنا کسی باضابطہ ثبوت پر مبنی ہے۔ نری اٹکلیں اور خیالات ہیں۔ لہٰذا ان کے یہ بیہودہ خیالات خدا کی کتاب کے معیار نہیں ہو سکتے بلکہ معیار یہ ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کتاب خدا کے قانونِ قدرت* اور قوی معجزات سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں۔ ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں۔ مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گزشتہ معجزات کو پیش کریں۔ بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی اُمّت خالی اور تہی دست ہے۔ صرف قصّے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملینِ اُمّت جو شرفِ اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اِسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کیلئے یہی بندۂ حضرتِ عزّت موجود ہے۔ اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزار ہا نشان تصدیقِ رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں۔

اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھ لو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزار ہا مذہب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں۔ آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو مابہ الامتیاز چاہئے۔ اور صرف معقولیت کا دعویٰ کسی مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی کر سکتا ہے۔ اور جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے تئیں قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے۔ وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مُہر اپنے ساتھ رکھتا ہو تا معلوم ہو کہ وہ خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے۔ سو یہ مذہب اسلام ہے۔ وہ خدا جو پوشیدہ اور نہاں در نہاں ہے اُسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیرووں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت سچا مذہب ہے۔ سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے کہ مَیں موجود ہوں۔ جن مذاہب کی محض قصّوں پر بنا ہے وہ بُت پرستی سے کم نہیں۔ اِن مذاہب میں کوئی سچائی کی رُوح نہیں ہے۔ اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا اور سُنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چُپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں۔ اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سُنتا بھی نہیں گویا اب کچھ بھی نہیں۔ سو سچّا مذہب وہی ہے جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سُننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے۔ غرض سچّے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔ خداشناسی ایک نہایت مشکل کام ہے۔ دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتہ لگاویں کیونکہ زمین وآسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اِس ترتیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہئے۔ مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ اور ہونا چاہئے اور ہے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ پس اس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خداشناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے۔ اور کوئی کتاب آسمان کے نیچے ایسی نہیں ہے کہ اس پوشیدہ وجود کا پتہ دے‘‘۔

---

’’* دنیا میں ایک قرآن ہی ہے جس نے خدا کی ذات اور صفات کو خدا کے اس قانون قدرت کے مطابق ظاہر فرمایا ہے جو خدا کے فعل سے دنیا میں پایا جاتا ہے۔ اور جو انسانی فطرت اور انسانی ضمیر میں منقوش ہے۔ عیسائی صاحبوں کا خدا صرف انجیل کے درقوں میں محبوس ہے۔ اور جس تک انجیل نہیں پہنچی وہ اس خدا سے بے خبر ہے۔ لیکن جس خدا کو قرآن پیش کرتا ہے اس سے کوئی شخص ذوی العقول میں سے بیخبر نہیں۔ اس لئے سچّا خدا وہی خدا ہے جس کو قرآن نے پیش کیا ہے، جس کی شہادت انسانی فطرت اور قانونِ قدرت دے رہا ہے۔ منہ‘‘

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ 350 تا352 مطبوعہ لندن)

# نماز سنوار کر ادا کرو

حضرت امام بخاریؒ اپنی صحیح میں کتاب مواقیت الصلوٰۃ میں سورہ الروم کی آیت 32 بطور عنوان باب لائے ہیں: مُنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡہِ وَاتَّقُوۡہُ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ (اللہ تعالیٰ کا فرمانا:) اُسی کی طرف جھکتے ہوئے اور تم اس کو سپر بناؤ اور نماز سنوار کر ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو۔

اس کے بعد حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انہوں نے کہا کہ ہم اس ربیعہ قبیلے سے ہیں اور ہم آپؐ کے پاس محرم کے مہینہ میں ہی پہنچ سکتے ہیں۔ آپؐ ہمیں کوئی ایسا حکم دیجئے کہ جو ہم آپؐ سے سیکھ لیں اور ہم ان لوگوں کو بھی اس کی طرف بلائیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا۔ پھر آپؐ نے ان سے کھول کر بیان کیا کہ اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور نماز ہمیشہ سنوار کر ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ اور یہ کہ جو مال تم حاصل کرو اُس کا پانچواں حصہ مجھے دینا اور میں کدو کے تونبے اور لاکھے برتن اور روغنی رال والے برتن اور چوبی برتن سے منع کرتا ہوں۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"**اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ**: یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے خاص وقت مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ تمام اوقات عبادت کے لیے موزوں اور مناسب ہیں۔ انسان کا جب دل چاہے اس کی عبادت میں مشغول ہو جائے۔ یہ درست ہے بلکہ اُس کی یاد تو کسی وقت بھی نہیں بھولنی چاہیئے۔ یہی منشاء اور حکم قرآنِ مجید کا ہے: وَمِنۡ اٰنَآءِ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ (طٰہٰ:131) رات کی گھڑیوں میں بھی اور دن کے مختلف حصوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اور فرماتا ہے: فَاِذَا قَضَیۡتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ (النساء:104) یعنی جب تم نماز پڑھ چکو تو پھر اللہ تعالیٰ کو اُٹھتے بیٹھتے اور اپنی کروٹوں کے بل یاد کرتے رہو۔ گویا نماز ذکرِ الٰہی کی دائمی کیفیات پیدا کرنے کے لیے بطور ایک مشق اور تمہید کے ہے۔ قرآنِ مجید میں کثرت سے ایسی آیتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انفرادی عبادت کے لیے جسے ذکرِ الٰہی کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے کوئی خاص وقت نہیں۔ بلکہ اس میں ہر وقت مشغول رہنے کی ہدایت اور ترغیب دی گئی ہے۔ مگر اجتماعی عبادت کے لیے جس کا نام اَلصَّلٰوۃ ہے خاص وقت مقرر کیے گئے ہیں جن کی پابندی کے بغیر یہ نماز مقبول نہیں ہوتی اور وقت کی پابندی کا حکم انسان کی فطرت کو ملحوظ رکھ کر دیا گیا ہے کیونکہ انسان بغیر پابندیٔ وقت عبادت کیا کوئی کام بھی سرانجام نہیں دے سکتا۔ شعبہ ہائے زندگی میں سے کسی شعبہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے انسان اس بات کا فطرتاً محتاج ہے کہ وہ قواعد اور وقت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک معین راستے پر چلنے کے لیے مجبور کرے ورنہ وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

روحانی جادۂ ترقی پر گامزن ہونے کے لیے بھی ہم اسی قانون کے محتاج ہیں اس فطرتی تقاضا کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت میں بھی اوقات کا پابند فرمایا ہے تا ہمارے اندر ذکرِ الٰہی کی لذت آمیز روحانی کیفیات دائمی طور پر پیدا ہو جائیں۔ جیسا کہ ارشاد اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ (طٰہٰ:15) سے واضح ہوتا ہے۔ اجتماعی عبادت کے ساتھ اوقات کی پابندی کی شرط اس لیے لگائی گئی ہے کہ تمام افرادِ اُمت کو ایک ہی وقت میں اپنی روحانی اور مادی اصلاح کے لیے ربّ العالمین کے حضور سوز و گداز سے مناجات کرنے کا موقع ملے اور ان کی مشترکہ دعا و ابتہال میں قوت و برکت پیدا ہو کر اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور پذیرائی حاصل ہو اور اس سے افراد کی معنویات میں بھی اتحاد اور یک جہتی پیدا ہو جو عبادت کے لیے بھی ایسی ہی ضروری شے ہے جیسے ہر اجتماعی کام کے لیے۔ ہماری نماز بھی ایک اجتماعی عبادت ہے جیسا کہ اس کی دعا سورۂ فاتحہ کے صیغہ ہائے جمع اور ان کے معانی سے ظاہر ہے اور اگر اوقات کی پابندی نہ ہوتی تو یہ کام بھی اجتماعی شکل میں ظہور پذیر نہ ہو سکتا بلکہ ایک تفرقہ کی صورت نظر آتی۔

اسلام ایک عملی دین ہے اور اس نے عملی سہولت پیدا کرنے کے لیے اپنے اصول کی بنیاد فطرتی تقاضے پر رکھی ہے۔ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرنے کے لیے امام بخاریؒ نے کتاب **مَوَاقِیۡتُ الصَّلٰوۃِ** کے دوسرے باب کا عنوان ایک جامع آیت سے قائم کیا ہے اور وہ یہ ہے: فَاَقِمۡ وَجۡهَکَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ط فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡهَا ط لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ o مُنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡہِ وَاتَّقُوۡہُ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ o مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا ط کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ o (الروم:31-33) {پس (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ۔ یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ قائم رکھنے والا اور قائم رہنے والا دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے (چلو) اور اس کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور نماز کو قائم کرو۔ اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ (یعنی) اُن میں سے (نہ ہو) جنہوں نے اپنے دین کو تقسیم کر دیا۔ اور وہ فرقہ فرقہ (ہو چکے) تھے۔ ہر گروہ (والے) جو اُن کے پاس تھا، اُس پر اترا رہے تھے۔}

**مُنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡہِ وَاتَّقُوۡہُ** کے الفاظ عنوان میں نمایاں کئے گئے ہیں تا اسلام کا مقصدِ اعلیٰ واضح طور پر سامنے آ جائے۔ انابت الی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور بار بار جھکنا اور وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ یعنی ہر قسم کے شرک اور تفرقہ سے خالی ہونا۔

اَلصَّلٰوۃُ مشتق ہے صَلَایَۃ سے۔ جس کے معنی ہیں آگ میں پڑنا۔ اشتقاق کے لحاظ سے اَلصَّلٰوۃ کے معنے سوز و گداز کے ہیں۔ یہ لفظ دعا کے معنوں میں اسی لیے استعمال ہوتا ہے کہ دعا میں بھی سوز و گداز ہوتا ہے۔

اس عظیم الشان عنوانِ توحید اور وحدت کے مطابق جو حدیث پیش کی گئی ہے، اس میں ایمان باللہ کی تشریح ہے یعنی شرک باری تعالیٰ کی نفی، توحید باری تعالیٰ کا اقرار، ایمان بالرسول اور نماز کی پابندی اور زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی سب کو ایمان میں شامل کیا گیا ہے۔ گویا نماز کا قیام ایمان باللہ کی ضروری جزء ہے۔ کیونکہ ایمان باللہ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کو اپنا معبود یقین کرنا اور یہ یقین عبادت کو مستلزم ہے اور یہ عبادت انہی اصولوں کے مطابق قائم کی جانی چاہیئے جن کا تقاضا فطرت بشریہ کرتی ہے۔ غرض اسلام نے اپنے تمام احکام میں فطرت کے اصول ہی مدنظر رکھے ہیں"۔

(صحیح بخاری ترجمہ وشرح تحریر فرمودہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ
جلد اول۔ مطبوعہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

## غزل

کبھی بھی ذات کے گنبد میں دروازہ نہیں ہوتا
جو کہہ دو لوٹ آئے ۔ اور آوازہ نہیں ہوتا
فرات و دجلہ میں بہتا لہو آواز دیتا ہے
کسی کرب و بلا کا ہم کو اندازہ نہیں ہوتا
جو دل ٹوٹیں ، جو آنکھیں خون روئیں اور اجڑیں گھر
تو پھر تم کچھ بھی کر لو اس کا خمیازہ نہیں ہوتا
قتال و جنگ کے مارے ہوئے پژمردہ یہ چہرے
کسی بھی جنگجو کے رخ پہ اب غازہ نہیں ہوتا
لہو گُل رنگ شعلوں پر مچل کر بہہ ہی جائے جب
تو پھر غم کا پریشاں اور شیرازہ نہیں ہوتا
لہو دیتے ہوئے کچھ زخم مجھ کو زندہ رکھتے ہیں
کھرنڈ آ جائے جن زخموں پہ وہ تازہ نہیں ہوتا
ملی ہے مجھ کو عظمت کشتیٔ نوح کی سواری اب
مجھے یوں تندیٔ طوفاں کا اندازہ نہیں ہوتا

(ڈاکٹر فہمیدہ منیر)

آنکھ والوں کے لئے دل میں کدورت تو نہیں
آپ محرومِ بصارت ہیں بصیرت تو نہیں
آنکھ بے نور ہے ، روشن تو ہیں من کی شمعیں
آپ دھرتی کے نگینے ہیں اَکارت تو نہیں
دل کی آنکھوں سے دکھاتا ہے وہ خود عرش بریں
اِس میں آنکھوں کی، بصارت کی بھی حاجت تو نہیں
ہم کو اُس شخص میں مولیٰ ہی نظر آتا ہے
لوگ کہتے ہیں خلافت کی ضرورت تو نہیں
وہ مری جان، مرا دل ہے، عقیدت ہے وہی
ہے جنوں خیز مرا عشق مروت تو نہیں
آنکھ والے بھی ترستے ہیں، تڑپتے ہیں یہیں
آپ کے دل میں بھی دیدار کی حسرت تو نہیں؟
ہم وفا کیش ہیں جاں نذر کریں گے اک دن
اہل ایمان ہیں ہم اہل سیاست تو نہیں

(احمد منیبؔ)

# خلافت خامسہ کی
# عظیم الشان اور بابرکت تحریکات

مرتبہ: حبیب الرحمن زیروی-ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نام اپنے پہلے پیغام میں فرمایا:-

''اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا پس اس قدرت کے ساتھ کامل اطاعت اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

پھر حضور نے فرمایا:-

''خلفاء کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ مساجد کو آباد کرنے کے بارہ میں ہے، نمازوں کے قیام کے بارہ میں ہے، اولاد کی تربیت کے بارہ میں ہے، اپنے اندر اخلاقی قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ پیدا کرنے کے بارہ میں، دعوت الی اللہ کے بارہ میں یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔ تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں طاعت درمعروف کے زمرے میں یہی باتیں آتی ہیں تو نبی نے یا کسی خلیفہ نے تمہارے سے خلاف احکام الٰہی اور خلاف عقل تو کام نہیں کروانے۔ یہ تو نہیں کہنا کہ تم آگ میں کود جاؤ اور سمندر میں چھلانگ لگا دو ............ تو واضح ہو کہ نبی یا خلیفہ وقت کبھی بھی مذاق میں بھی یہ بات نہیں کرسکتا۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 343)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالوں میں جماعت کی تعلیم وتربیت اور تبلیغ اسلام واحمدیت اور جماعتی ترقی اور خدمت بنی نوع انسان کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں جو بابرکت تحریکات فرمائیں بطور یاددہانی ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت ان تحریکات پر کماحقہٗ عمل کرنے کی کوشش کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

## (1) جماعت احمدیہ انگلستان اور MTA کے کارکنان کے لئے دعا کی تحریک

''جماعت انگلستان کو اور ایم ٹی اے کو شکریہ ادا کریں جو لوگ یہاں نہیں آسکے انہوں نے جس تفصیل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنے دلوں کی تسکین کے سامان پائے اس پر دنیا میں کروڑوں احمدی ایم ٹی اے کے کارکنان کے ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے نہ آنے والے مجبوروں کو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا۔ میری اطلاع کے مطابق تو مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض کارکنان مسلسل 48 گھنٹے تک ڈیوٹی دیتے رہے اور پھر تھوڑا سا آرام کرتے تھے۔ یہ سب یقیناً ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ تمام جماعت کو ان تمام کارکنان کے لئے جنہوں نے انتظامی لحاظ سے خدمت کی یا ایم ٹی اے میں خدمات سرانجام دیں، دعا کی خصوصی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے اور آئندہ بھی اسی وفا اور اخلاص کے ساتھ اسی طرح قربانیاں دیتے ہوئے کام کرتے چلے جائیں۔ آمین

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 37,38)

## (2) دعا کی تحریک

''اپریل 1903ء میں پھر یہ الہام ہے:-

''رَبِّ اِنِّی مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا''۔اے میرے رب مَیں ستم رسیدہ ہوں۔ میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔ (تذکرہ)

یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر توجہ دیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2003ء)

## (3) ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے قیام کا اعلان

''مختلف لوگوں نے توجہ دلائی ہے خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبۂ اسلام کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں۔ ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔ تو یہ کافی وسیع کام ہے جس کے لئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے۔ تو کافی سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی، بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا، جو کہ بیس ممبران پر مشتمل ہوگا اور اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں بھی ہوگی۔ کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے، مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈز مہیا کریں گی لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے جو کوئی اپنی خوشی سے، اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، ان کو اجازت ہوگی، دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔ تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2003ء)

## (4) نصرت جہاں سکیم کے تحت احمدی ڈاکٹرز کو وقف زندگی کی تحریک

''جلسے (جلسہ برطانیہ 2003ء۔ناقل) پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولتیں میسر ہیں۔ اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد بیعت کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور مسیح الزمان سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اسی طرح ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے لئے بھی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے وہاں بھی ڈاکٹر صاحبان کو اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

پھر پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی بچوں کی تعلیم اور مریضوں کے علاج کے لئے مستقلاً احباب جماعتی انتظام کے تحت مالی اعانت کرتے ہیں اور پاکستان اور ہندوستان جیسے ملکوں میں جہاں غربت بہت زیادہ ہے اس مقصد کے لئے مالی اعانت کرنے والے اس خدمت کی وجہ سے مریضوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔ تو اس نیک کام کو بھی احباب جماعت کو جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے کہ دکھوں میں اضافہ بھی تیزی سے ہو رہا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2003ء)

## (5) خدمت انسانیت کی تحریک

''جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن مَیں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کرسکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 7 نومبر 2003ء)

## (6) انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انٹرنیٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

''یہ بھی پردہ کرنے کے زمرہ میں آتا ہے۔ بعض لڑکے لڑکی بن کر بات چیت کر رہے ہوتے ہیں۔ جب جماعت کا تعارف ہو جائے تو لڑکی خوش ہو جاتی ہے کہ چلو تبلیغ ہو رہی ہے۔ اگر آپ کی نیت صاف ہے تو دوسری طرف جو لڑکا لڑکی بن کر بیٹھا ہوا ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس کی کیا نیت ہے۔ پھر بعض اوقات تصویروں کے تبادلے شروع ہو جاتے ہیں بعض جگہوں پر رشتے بھی ہوئے ہیں اور بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں۔ انٹرنیٹ ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے اگر تبلیغ ہی کرنی ہے تو لڑکیاں لڑکیوں ہی کو تبلیغ کریں، لڑکوں کو نہ کریں یہ کام لڑکوں کے لئے ہی رہنے دیں والدین اس بات پر نظر رکھیں کہ کھلے طور پر انٹرنیٹ کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں جو شعور کی عمر کے ہیں وہ خود بھی ہوش کریں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 2003ء)

## (7) بدرسوم ترک کردینے کی تحریک

فرمایا:-

''آج بھی عورتوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ صرف اپنے علاقہ کی یا ملک کی رسموں کے پیچھے نہ چل پڑیں۔ بلکہ جہاں بھی ایسی رسمیں دیکھیں جن سے ہلکا سا بھی شائبہ شرک کا ہوتا ہو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے تمام احمدی خواتین اسی جذبہ کے ساتھ اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔ ہمارے ملکوں میں، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں مسلمانوں میں بھی یہ رواج ہے کہ لڑکیوں کو پوری جائداد نہیں دیتے۔ پوری کیا، دیتے ہی نہیں۔ خاص طور پر دیہاتی لوگوں میں، زمینداروں میں۔ اس کا ایک نمونہ ہے، چوہدری نصر اللہ خان صاحب کا چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ کو اس زمانہ کے رواج کے مطابق والد صاحب نے ان کی شادی کے موقع پر بہت سارا جہیز دیا اور پھر آپ نے وصیت بھی کر دی کہ آپ کا ورثہ شریعت محمدی کے مطابق تقسیم بھی ہو گا، لڑکوں میں بھی اور لڑکیوں میں بھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ان کی وفات کے بعد ان کی بیٹی کو بھی شریعت کے مطابق حصہ دیا گیا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2003ء)

## (8) سگریٹ نوشی ترک کرنے کی تحریک

فرمایا:۔

''آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے۔ تو یہ سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں

جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔ تو وہ نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ بہرحال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں''

(الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2003ء)

## (9) لاٹری حرام ہے

فرمایا:۔

''یہی آج کل یہاں یورپ میں رواج ہے، مغرب میں رواج ہے لاٹری کا کہ جو لوگ لاٹری ڈالتے ہیں اور ان کی رقمیں نکلتی ہیں وہ قطعاً ان کے لئے جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ اسی طرح جس طرح جوئے کی رقم حرام ہے اوّل تو لینی نہیں چاہئے اور اگر غلطی سے نکل بھی آئی ہے تو پھر اپنے پر استعمال نہیں ہوسکتی''۔

(خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 381)

## (10) جادو۔ ٹونے ٹونکے سے بچنے کی تحریک

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ: ''پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں''۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعا گو بزرگ بنائے ہوئے ہیں اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ میں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، مَیں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے، نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنے اثر ڈالتے رہیں گے اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ لیکن مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ خلیفۂ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا: اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔ اِنَّالِلّٰہِ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔ وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔ پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ابھی سے اس کو دبانا ہوگا۔ اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 764)

## (11) نظام جماعت کی پابندی کی تحریک

''پندرہ سال کی عمر کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لجنہ یا خدام میں جا کر یہ لوگ اپنے عہدیدار اپنے میں سے منتخب کرتے ہیں اور پھر مرکزی ہدایات کی روشنی میں متفرق امور اور تربیتی امور خود سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں تو بچپن سے ہی ایسی تربیت حاصل کرنے کی وجہ سے، ایسے پروگراموں میں شمولیت کی وجہ سے ان کو ٹریننگ ہو جاتی ہے اور پھر یہی بچے جب بڑے ہوتے ہیں اور جماعتی نظام میں پوری طرح سموئے جاتے ہیں تو جماعتی کاموں میں بھی زیادہ فائدہ مند اور مفید وجود ثابت ہوتے ہیں اور اس نظام کا ایک حصہ بنتے ہیں۔ تو بہرحال انہی ذیلی نظاموں کا حصہ بنتے ہوئے ہر بچہ، جوان، عورت، مرد، جب جماعتی نظام کا حصہ بن جاتے ہیں تو گو جماعتی نظام پہلے ہی، مقدم ہے...... چونکہ ابتداء سے ہی نظام کا تصور پیار و محبت اور بھائی چارے اور مل جل کر کام کرنے کی روح کے ساتھ وہ بچہ پروان چڑھ رہا ہوتا ہے اور پھر خلیفۂ وقت کے ساتھ ہر موقع پر ذاتی پیار و محبت کا تعلق اس ٹریننگ کی وجہ سے ہو رہا ہوتا ہے اور ہو جاتا ہے اس لئے ہر فرد جماعت جب جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہو اور اپنے عہدیداران کی اطاعت بخوشی کرتا ہے تو اس لئے کرتا ہے کہ بچپن سے نظام کے بارہ میں پڑنے والی آواز اور خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور پیار کی وجہ سے مجبور ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت چونکہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفۂ وقت کی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے اس لئے نئے شامل ہونے والے، نو مبایعین بھی ان احمدیوں کے علاوہ بھی جو پیدائشی احمدی ہوں، بڑی جلدی نظام میں سموئے جاتے ہیں۔''

(خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 515)

## (12) دعا کی تحریک

''یہ دعا خاص طور پر اور دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ضرور کیا کریں اور جیسا کہ مَیں نے کہا تھا ہر نئی خلافت کے بعد اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو خواب کے ذریعہ سے اللہ نے سکھائی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواب میں آئے تھے اور کہا تھا کہ یہ دعا جماعت پڑھے۔ رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران: 9) اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ یہ دعا بہت کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء)

## (13) سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تلقین

''اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو سچ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے اور جھوٹ سے بیزار ہو کر نفرت کرنے والا بنائے۔ ہر احمدی جدھر بھی جائے اس پر کبھی اس اشارے کے ساتھ انگلی نہ اُٹھے کہ یہ جھوٹا ہے بلکہ ہر انگلی ہر احمدی پر ان الفاظ پر اُٹھے کہ اگر سچائی کا کوئی پیکر دیکھنا ہے تو یہ احمدی جا رہا ہے۔ اگر کسی قوم کے اندر کوئی سچائی دیکھنی ہے، اس دُنیا میں موجود حالات میں کسی نے سچائی دیکھنی ہے تو ان احمدیوں میں دیکھو۔ تو ہر احمدی خواہ وہ امریکہ میں رہنے والا ہو یا یورپ میں ہو، ہر دیکھنے والا احمدی کے متعلق یہی کہے کہ سچائی ان کا نمایاں پہلو ہے اور پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس خلق پر قائم رہنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے''۔

(خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ 564)

## (14) شادی بیاہ کے موقعہ پر سادگی اور اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھنے کی تاکید

''شادیوں پر لڑکوں کو کھانا کھلانے کے لئے بلایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ چھوٹی عمر کے ہیں لیکن یہ لڑکے بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہوتے ہیں اور ان سے پردے کا حکم ہے اگر وہ چھوٹی عمر کے بھی ہیں تو ان کے ماحول کی وجہ سے ان کے ذہن گندے ہو چکے ہوتے ہیں، ماؤں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ احمدی معاشرے میں احمدی نوجوانوں کی ٹیم بنائی جائے اس طرح خدمت خلق کا کام ہو جائے گا اور اخراجات میں بھی کمی آجائے گی۔ لجنہ کے فنکشنز میں لجنہ اماء اللہ کی لڑکیاں کام کریں۔ چہرہ چھپانے کا بہرحال حکم ہے۔ اگر پردے کی خود تشریح کرنی شروع کر دیں اور ہر کوئی اپنی پسند کے پردے کی تشریح کرنے لگ جائے تو پھر پردے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ ماں باپ دونوں کو بچیوں کے پردے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ غلط قسم کی غیر احمدی ملازماؤں کو رکھنے کی احتیاط کرنی چاہئے اور ان کو بغیر تحقیق کے نہیں رکھنا چاہئے۔ شریعت نے ڈانس کرنے سے منع کیا ہے اور شرفاء کا ناچ سے کوئی تعلق نہیں۔ شادیوں پر لڑکیاں جو شریفانہ نغمے گاتی ہیں اس میں کوئی حرج نہیں پھر اس موقع پر دعائیہ نظمیں بھی پڑھی جاتی ہیں اور نئے شادی شدہ جوڑوں کو دعاؤں سے رخصت کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہی حکم ہے کہ خوشیاں مناؤ تو سادگی سے مناؤ اور اللہ کی رضا کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ ہماری کامیابی کا انحصار خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اس کی طرف جھکنے میں ہی ہے۔''

## (15) جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنے کا باقاعدہ انتظام ہو، اس کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ وقار عمل کریں

''اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ غریب دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔ تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصورت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تا کہ احساس ہو کہ وہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کر سکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔

اسی طرح قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے۔ گزرنے والے کو پتہ چلے کہ اب وہ احمدی محلے یا احمدی گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے۔

صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے اور خدام الاحمدیہ کو وقار عمل بھی کرنا چاہئے اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے اور اس میں سب سے اہم عمارات مساجد ہیں مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔ اپریل 2004ء)

## (16) شادی بیاہ پر اسراف کی ممانعت

''آج کل کی شادی بیاہوں پر فضول خرچی اتنی ہوتی ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے، پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بھی، اور یورپ اور مغرب کے دوسرے ممالک میں بھی۔ اب تو بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ اس طرف لوگوں کو توجہ دلانی چاہئے۔ ایک تو جہیز کی دوڑ لگی ہوئی ہے، زیور بنانے

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

## آج کل دنیا کے بعض ممالک میں مسلمانوں کی طرف سے بھی اور غیر مسلموں کی طرف سے بھی احمدیوں کو براہ راست یا بالواسطہ تنگ کرنے کی لگتا ہے کہ ایک مہم شروع ہے

جن ملکوں میں احمدیوں پر سختیاں ہورہی ہیں وہ اپنے ثبات قدم کے لیے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے دَر کو اس طرح پکڑیں اور اس کے آگے اس طرح جھکیں کہ جلد سے جلد تر وہ فتوحات اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں اور دنیا میں وہ احمدی جن پر براہ راست سختیاں نہیں اور بظاہر امن میں ہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں

مخالفین اس لئے بھی زیادہ مخالفت پہ کمر بستہ ہیں کہ ان کی حسد کی آگ ان کو اس بات پر مجبور کررہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اب خلافتِ احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہوگئے ہیں۔ یہ مخالفتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے

پاکستان اور انڈونیشیا میں جماعت کی مخالفت اور ان ملکوں کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کا تذکرہ

کیا انجمن کو خلافت سے بالا سمجھنے والوں نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا گاڑا ہے؟ یا یہ سعادت ان کے حصہ میں آئی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح ومہدی اور نبی سمجھتے ہیں اور آپ کے بعد خلافت کو برحق سمجھتے ہیں

(پیغامیوں یا غیر مبائعین کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے کی دعوت)

**Nile سیٹ پر ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات کو بند کرنے کے لئے معاندین احمدیت کی حاسدانہ کارروائیوں کا بیان اور اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دن کے اندر اس سے بہت بہتر سیٹلائٹ پر نشریات کا انتظام ہو جانے کا ایمان افروز تذکرہ**

عارضی روکیں آتی ہیں اور آئیں گی، دشمنوں اور حاسدوں کے وار ہوں گے لیکن اس سے کسی احمدی میں مایوسی نہیں آنی چاہیے۔ دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں۔ فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز– فرمودہ 8 فروری 2008ء بمطابق 8 تبلیغ 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 147۔ جدید ایڈیشن)

یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی گہرائی کو ایک حقیقی مومن کو سمجھنا چاہئے اور سمجھتا ہے۔ دعاؤں کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے بغیر تو ایمان لانے کا دعوٰی ہی بے معنی ہے۔ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ''ہمارا خدا تو دعاؤں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔'' یہی آج ہر احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ نہ صرف ابتلاؤں میں بلکہ سہولت اور آسائش اور امن کے دنوں میں بھی اپنے رب کے آگے جھکنے والے اور اس کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے اس کا حقیقی خوف دل میں رکھنے والے ہی حقیقی مومن ہیں اور جب ابتلاؤں کے دور آتے ہیں تو پہلے سے بڑھ کر مومن اُس پر ایمان مضبوط کرتے ہیں اور نہ صرف ایمان مضبوط کرتے ہیں بلکہ چھلانگیں مارتے ہوئے ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش میں وہ پہلے سے بڑھ کر تیز ہو جاتے ہیں۔ عارضی ابتلاء اور روکیں ان کے قدم ڈگمگانے والی نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان ابتلاؤں اور روکوں کی وجہ سے وہ اور زیادہ عبادت میں بڑھتے ہیں۔ پس یہ انقلاب ہے جو ایک احمدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کیا ہے اور جب تک ہم مستقل مزاجی کے ساتھ اس حالت پر قائم رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

''دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج، سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی، ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 708-707۔ جدید ایڈیشن)

جیسا کہ میں نے کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس سے ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا ایک احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے جس میں عارضی روکیں اور ابتلاء مزید نکھار پیدا کرتے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آجکل دنیا کے بعض ممالک میں لگتا ہے احمدیوں کو تنگ کرنے کی ایک مہم شروع ہے۔ جس میں براہ راست یا بالواسطہ تنگ کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ یہ حسد کی آگ ہے جس نے ان لوگوں، گروپوں یا حکومتوں کو ایسے قدم اٹھانے پر لگایا ہوا ہے اور یہ حسد کی آگ بھی مسیح موعود کے زمانے میں اپنوں کی طرف سے بھی غیروں کی طرف سے بھی، مسلمانوں کی طرف سے بھی اور غیر مسلموں کی طرف سے بھی زیادہ بھڑکنی تھی۔۔ غیر مسلموں کی طرف سے اس لئے کہ مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کی ترقی دیکھ کر وہ برداشت نہیں کر سکتے کہ اسلام کا غلبہ دنیا پر ہو اور بعض مسلمان لیڈروں اور مُلّاؤں کی طرف سے اس لئے کہ ان کی بادشاہتیں اور ان کے منبر

کہیں ان سے چھن نہ جائیں اور اس کو بچانے کے لئے انہیں غیر مسلموں کے سامنے بھی جھکنا پڑا تو انہوں نے اسے عار نہیں سمجھا۔ پھر جو مسلمان ہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور رحم کرے کہ یہ لوگ خود ایسی حرکتیں کر کے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے والے بن رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ احمدیت کی مخالفت کرنی ہے، یہ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے لڑنے کی کوشش کریں گے تو خود فنا ہو جائیں گے۔ پس ہمدردی کے جذبے کے تحت کہ یہ کلمہ گو ہیں، چاہے ظاہری طور پر ہی سہی، ہمیں ان کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے ساتھ جو یہ اعلان کیا۔ وہاں یہ اعلان بھی فرمایا کہ وَھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْم۔ یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا ہے کہ اسے بھیجنے والا میں ہوں جو عزیز اور حکیم ہے۔ اللہ غالب ہے، عزیز ہے، کوئی نہیں جو اس عزیز خدا کے کام کو روک سکے۔ اور وہ حکیم ہے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلامی تعلیم کی حکمت کے موتی اس مسیح و مہدی سے منسلک ہو کر ہی اب حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پس جہاں ہم نے یہ پیغام دنیا کو دینا ہے، حاسدوں کے حسد اور ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلنے کے لئے دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے۔

ایک تو جن ملکوں میں احمدیوں پر سختیاں ہو رہی ہیں وہ اپنے ثبات قدم کے لئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے در کو اس طرح پکڑیں اور اس کے آگے اس طرح جھکیں کہ جلد سے جلد تر وہ فتوحات اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ اور پھر دنیا میں وہ احمدی جن پر براہ راست سختیاں نہیں اور بظاہر امن میں ہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں۔ کیونکہ مومن کی یہی شان بتائی گئی ہے کہ یہ ایک جسم کی طرح ہے۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ پس ہمارے کسی بھی احمدی بھائی کی تکلیف ہماری تکلیف ہے، بلکہ احمدی کا دل تو اتنا حسّاس ہے اور ہونا چاہئے کہ کسی بھی انسان کی تکلیف پر وہ تکلیف محسوس کرے۔ پس جب ہم ایک درد کے ساتھ ان ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلنے اور ان کے جلد ختم ہونے کے لئے دعا کریں گے تو یقیناً وہ مجیب الدعوات خدا ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے ہمارے بھائیوں کی تنگیوں اور پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔ مخالفین سمجھتے ہیں کہ یہ روکیں، یہ تکلیفیں جماعت احمدیہ کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ اگر کسی انسان کا یہ کام ہوتا تو گزشتہ 100 سال سے زائد عرصہ سے جو مخالفتوں کی آندھیاں چل رہی ہیں، وہ کب کی جماعت کو ختم کر چکی ہوتیں۔ کون احمدی نہیں جانتا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت نے ہی ہمیں بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کے مواقع پہلے سے زیادہ رفتار کے ساتھ مہیا فرمائے ہیں۔ پس ہمیں اس بات کی نہ کبھی پرواہ رہی ہے اور نہ ہے کہ یہ مخالفتیں جماعت کی ترقی میں کبھی سدراہ بن سکتی ہیں۔

آج کل پھر پاکستان میں لگتا ہے احمدیوں کے خلاف اس باسی کڑی میں اُبال آیا ہوا ہے۔ ویسے تو ہلکی ہلکی مخالفتیں ادھر سے ادھر چلتی رہی ہیں لیکن اب کچھ تھوڑی تیزی پیدا ہوتی نظر آ رہی ہے۔ جہاں بھی موقع ملتا ہے احمدیوں پر جھوٹے مقدمے بنائے جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک 13 سال کے بچے پر پولیس نے مقدمہ درج کر دیا کہ مولوی کہتے ہیں کہ اس لڑکے نے فلاں مولوی کو مارا ہے۔ جبکہ مار کھانے والے کے رشتہ دار اس سے انکاری ہیں۔ صرف مقدمہ بنانا ہے اور شرارت ہے۔ اور مارا بھی اس طرح ہے کہ مار مار کر اس کا برا حال کر دیا کہ اسے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ یعنی ایک ہٹا کٹا جوان آدمی، اس کو 13 سال کا ایک بچہ اس طرح مار رہا ہے کہ وہ مار کھاتا چلا گیا اور آگے سے کوئی ردعمل نہیں ہوا۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ نئی نسل میں اس قدر خوف پیدا کر دو کہ یہ بچے اگر احمدی رہیں بھی تو فعال احمدی نہ رہیں۔ ان کے خیال میں ہمارے جلسے بند کر کے، ہمارے تربیتی پروگرام بند کر کے جو ربوہ میں ہوا کرتے تھے، انہوں نے ہمیں معذور کر دیا ہے اور نئی نسل شاید اس طرح احمدیت سے پیچھے ہٹ رہی ہے۔ اگر مزید تھوڑا سا تنگ کیا جائے اور ان پر سختیاں کی جائیں تو یہ مزید دور ہٹ جائیں گے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ پتہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے جلائے ہوئے چراغ ان کی پھونکوں سے نہیں بجھ سکتے۔

مجھے پاکستان سے نوجوانوں کے اخلاص و وفا میں ڈوبے ہوئے جتنے خطوط آتے ہیں وہ یقیناً اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ نوجوان اپنے اس عہد کو پورا کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کی خاطر اپنے مال، جان، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ قربانی کر رہے ہیں اور ہر وقت کرتے چلے جائیں گے اور دشمن کبھی ہمارے قدموں میں لغزش پیدا نہیں کر سکتا۔ پس جن کا خلافت سے پختہ تعلق ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق کی وجہ سے ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق آنحضرت ﷺ سے تعلق کی وجہ سے ہے اور آنحضرت ﷺ کی ذات خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ پس جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس پہ پختہ ایمان ہو ان کو یہ گیدڑ بھبکیاں بھلا خوفزدہ کر سکتی ہیں؟ کبھی نہیں اور کبھی نہیں۔ پس اے نوجوانو! اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جاؤ کہ یہی ایک احمدی نوجوان کی شان ہے۔ یہی ایک احمدی مرد کی شان ہے۔ یہی ایک احمدی عورت کی شان ہے اور یہی ایک احمدی بچے کی شان ہے۔

اسی طرح ہندوستان میں جس جگہ مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مُلّاؤں کی طرف سے احمدیوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ ایسے لوگ اسلام کے نام پر تنگ کر رہے ہیں۔ نام کے مسلمان ہیں۔ نہ کسی کو نماز آتی ہے، نہ کلمہ، نہ قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ احمدی مسلمان نہیں یہ کافر ہیں۔ ہمارے مبلغین اور معلمین کو دھمکیاں دی جاتی ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدی کا کام ہے کہ ہم اپنے وہ کام کئے جائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگائے ہیں اور ان سختیوں اور ابتلاؤں کا مقابلہ اللہ کے آگے جھکتے ہوئے دعاؤں سے کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور یہ مخالفتیں اس لئے بھی زیادہ ہو رہی ہیں اور مخالفین اس لئے بھی زیادہ مخالفت پر کمربستہ ہیں کہ ان کی حسد کی آگ ان کو اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد اب خلافت احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہو گئے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم جن کو اپنے زعم میں ختم کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے تھے یہ تو اپنی خلافت کا بھی 100 سالہ جشن تشکر منا رہے ہیں۔ پس یہ مخالفتیں تو خود ہمیں یہ ثبوت دے رہی ہیں کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے انڈونیشیا میں بھی مخالفت زوروں پر ہے۔ احمدی گھروں کو لوٹا گیا، توڑا پھوڑا گیا، جلایا گیا، مسجدوں کو جلایا گیا، توڑا گیا۔ حکومت بھی شروع میں مُلّاں کے خوف کی وجہ سے ان کا ساتھ دے رہی تھی یا بعض صوبوں میں جہاں اور جن علاقوں میں یہ فساد زیادہ ہو رہا تھا شاید حکومتیں بھی مُلّاں پسند ہوں۔ بہرحال اتنے عرصے سے جماعت کے خلاف ان مظالم کو دیکھتے ہوئے اور ہمارے مختلف طریقوں سے حکومت کو توجہ دلانے کی وجہ سے مرکزی حکومت نے اس مسئلے کے حل کا فیصلہ کیا اور ایک معاہدہ لکھا گیا جس کی خبر اخبار نے لگائی۔ بعض الفاظ لے لئے اور بعض چھوڑ دیئے۔ تفصیل شائع نہیں کی گئی جس سے معاہدہ پوری طرح واضح نہیں ہوتا تھا۔ اس بات کا میں گزشتہ کسی خطبہ میں ذکر بھی کر چکا ہوں۔ بہرحال یہ خبر اخبار کے حوالے سے انٹرنیٹ پر بھی آئی۔ شاید میرے گزشتہ خطبہ کے حوالے اور انٹرنیٹ کی خبر کو دیکھ کر بعض احمدیوں نے جن کو صحیح حالات کا علم نہیں، اپنی لاعلمی میں اس بات کا اظہار میرے پاس کیا کہ فتنے کو ختم کرنے کے لئے ہمیں اگر بعض باتیں ماننی بھی پڑیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ساتھ یہ لکھا کہ مجھے صحیح حالات کا علم نہیں ہے یا ہمیں صحیح حالات کا علم نہیں ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور مثال میں مثلاً ایک جگہ یہ لکھا گیا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی صلح حدیبیہ میں یہ بات مان لی تھی کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ تو پہلی بات تو یہ کہ مٹایا کس نے تھا؟ آنحضرت ﷺ نے مٹایا تھا۔ حضرت علیؓ نے تو انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے یہ عرض کی تھی کہ میرے آقا میرے سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس پر جیسا کہ میں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے اس جگہ جہاں لفظ لکھا ہوا تھا دیکھ کر رسول اللہ کا لفظ خود اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا اور یہ فرمایا جن کفار کے ساتھ معاہدہ ہو رہا ہے یہ تو کیونکہ مجھے اللہ کا رسول نہیں مانتے، اس لئے میں اس کو مٹا دیتا ہوں۔ لیکن جو آنحضرت ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے تھے انہوں نے تو یہ حرکت کرنے کی جرأت نہیں کی اور آنحضرت ﷺ نے بھی ان کے جذبات کو سمجھتے ہوئے حکم نہیں دیا 'کہ نہیں، تم کرو'۔ پس ہمارا کام نہیں کہ ہم مداہنت کا پہلو اختیار کریں اور کوئی ایسا کام کریں جس سے آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق کے مقام کی سبکی ہوتی ہو۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی موعود سمجھتے ہیں اور اس سے الگ ہو کر ہم کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ اس سے الگ ہو کر ہماری کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہماری خوبصورتی جو ہے وہ اسی بات میں ہے کہ ہم مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں مسیح موعود سمجھتے ہوئے، جس نے ظلمت اور نور میں فرق ظاہر کر دیا۔ ہمارا تو مؤقف اور دعوٰی یہ ہے کہ اس ظلمت کے زمانے میں اس مسیح و مہدی نے کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کی حقیقت کو ہم پر کھول دیا ہے اور ہمارے دلوں کو اس کے حقیقی نور سے منور کیا ہے۔ اس مسیح و مہدی نے ہی تو ہمیں قرآنی تعلیم کے مطابق خدا سے ملنے کے اسلوب سکھائے ہیں۔ اس مسیح و مہدی اور آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق ہی نے تو ہمیں عشق رسول عربی میں ڈوبنے کے نئے نئے طریق سکھائے ہیں۔ کیا ہم اس مسیح و مہدی کو جس کا نام خود آنحضرت ﷺ نے مسیح و مہدی رکھا ہے اور 'ہمارا مہدی' کہہ کر پکارا ہے صرف عارضی تکلیفوں کی وجہ سے یا مولوی یا حکومت کو خوش کرنے کی خاطر مسیح و مہدی کہنا چھوڑ دیں۔ جن نشانیوں کو پورا کرتے ہوئے مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ نشانیاں بھی پوری ہو گئیں اور دعوٰی بھی موجود ہے اور زمانے نے تمام تقاضے بھی پورے کر دیئے تو کیا یہ سب دیکھ کر دوسروں کے خوف کی وجہ سے یہ کہیں کہ گو آنحضرت ﷺ نے اس آنے والے کا نام مسیح و مہدی رکھا تھا لیکن ہم دنیا کو خوش کرنے کے لئے اس کے ماننے والوں میں شامل ہونے کے باوجود اس کا کچھ اور نام رکھ دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں تم ہمیں جو عارضی تکلیفیں پہنچا رہے ہو یہ نہ پہنچاؤ۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سورج اور چاند گرہن کے نشان کو دیکھ

کر مسیح و مہدی کی بجائے کسی اور پر اس کو پورا سمجھنے والے بن جائیں یا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کو جھوٹا کرنے والے بن جائیں؟ کیا ہم قرآنی پیشگوئیوں اور ان کے اس زمانے میں پورا ہونے کو جھوٹا قرار دے دیں۔ کیا ہم ایک طرف تو آپؑ کی بیعت میں شامل ہونے والے ہوں، آپؑ کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ سمجھنے والے ہوں اور دوسری طرف آپؑ کے اس الہام کو غلط سمجھیں جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بشارت دی ہے کہ اِنَّ الْمَسِيْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِیْ يَرْقُبُوْنَہٗ وَالْمَھْدِیَ الْمَسْعُوْدَ الَّذِیْ يَنْتَظِرُوْنَہٗ ھُوَ اَنْتَ یعنی یقیناً وہ مسیح موعود اور مہدی موعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تُو ہے۔ اور پھر فرمایا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔ پس تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ (اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 275) کیا مصلحت کی خاطر ان باتوں پر عمل کرنے والے بن کر ہم احمدی کہلا سکتے ہیں۔ پس مسیح و مہدی کا انکار تو پھر احمدیت کا انکار ہوگا اور یہ بات کبھی کوئی احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ اخبار نے حکومت اور احمدیوں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس خبر کی جس طرح اشاعت کی تھی، اس سے پیغامی یا لاہوری یا غیر مبائع جو ہیں ان کو بھی شور مچانے کا موقع مل گیا۔ ان لوگوں میں بھی جوش پیدا ہوا۔ باسی کڑی کو بھی ابال آیا اور انہوں نے خبر شائع کی کہ احمدیوں نے اپنے نکتہ نظر میں تبدیلی کر لی ہے اور مطلب یہ تھا کہ آخر کو ہماری یعنی پیغامیوں کی فتح ہوگئی ہے اور اب احمدیوں نے بھی نعوذ باللہ تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں ہیں بلکہ مجدد اور مرشد ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری انڈونیشین انتظامیہ کی وہ کمیٹی کو حکومتی افسران سے بات کرنے کے لئے گئی تھی ان کے دل میں اس بات کا شائبہ تک نہیں تھا کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح، مہدی اور نبی نہیں مانتے اور نہ ہی کبھی کوئی احمدی یہ سوچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشین جماعت اخلاص و وفا میں بہت بڑھی ہوئی جماعت ہے اور صف اول کی جماعتوں میں سے ہے۔ ان کی جان اور مال کی قربانیاں جو وہ احمدیت کی خاطر دے رہے ہیں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ ان کے اخلاص و وفا میں کوئی کمی نہیں۔ پس یہ انڈونیشین جماعت پر بھی غلط الزام ہے اور الزام ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ انہوں نے وقتی مفاد کی خاطر کمزوری دکھائی ہے۔ حکومت نے جس بیان پر دستخط لئے تھے اس پر ایسے واضح الفاظ نہیں تھے۔ اس کی بعض شقیں تھیں جن کو ماننے سے کسی احمدی پر یہ حرف نہیں آتا کہ اس نے اپنے ایمان کے خلاف بات کی ہے۔ پس کسی انڈونیشین احمدی پر یہ الزام نہیں آتا کہ اس نے اپنے ایمان میں کمزوری دکھائی ہے اور اس بات کا اظہار بھی انہوں نے میرے سامنے پیغام میں بھی اور خط میں بھی کیا ہے۔ لیکن کیونکہ معین طور پر مسیح و مہدی کے الفاظ وہاں نہیں لکھے گئے تھے اس لئے اخبار کو بھی صحافتی ہوشیاری دکھانے کا موقع مل گیا اور ایسی خبر لگا دی جس کا کسی احمدی کے دل میں شائبہ تک نہیں تھا۔

بہرحال پیغامیوں نے پھر اس خبر کو اچک لیا اور خوب اچھالا۔ لیکن جب میں نے بھی گزشتہ ایک خطبہ میں واضح طور پر بیان کر دیا اور اخبار نے بھی ہمارا واضح موقف شائع کر دیا (بہرحال یہ اس اخبار کی شرافت تھی) تو پھر بھی ان پیغامیوں کا اصرار اور شور مچانا اور یہاں ہمارے پریس سیکشن میں بھی فون کر کے یہ کہنا کہ ابھی بھی واضح نہیں ہے، سوائے ان کی ڈھٹائی کے کوئی اور چیز نہیں ہے۔ ان کی تسلی تو خدا ہی چاہے تو ہو سکتی ہے۔ جو کسی بات پر اڑ جائیں اور ماننے کو تیار نہ ہوں انسان پھر ان کی تسلی کروا سکتا ہے؟ ہم نے تو جو کہنا تھا وہ کہہ دیا۔

بہرحال آج مَیں پھر ایک دفعہ اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ پیغامیوں یا غیر مبائع لوگوں سے کہوں کہ خدا کا خوف کرو۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کو دیکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر غور کرو اور پھر اپنے جائزے لو۔ کیا جو مؤقف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں تمہارا ہے اس سے تمہارے قدم کسی ترقی کی طرف آگے بڑھے ہیں؟ کیا انجمن کو خلافت پر بالا سمجھنے والوں نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا گاڑا ہے یا کسی درد کے ساتھ یہ جھنڈا گاڑنے کی کوشش کی ہے؟ یا پھر یہ بات ان کے حصہ میں آئی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی اور نبی سمجھتے ہیں اور آپؑ کے بعد خلافت کو برحق سمجھتے ہیں۔ بیعت خلافت میں آنے والوں نے تو دنیا کے 189 ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا دیا۔ تم نے کیا کیا ہے؟ کیا خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں نبی ماننے والوں کے ساتھ ہیں یا صرف ایک گرو یا مرشد یا مجدد ماننے والوں کے ساتھ ہیں۔ پس خدا کا خوف کرتے ہوئے اس ڈھٹائی کو ختم کرو اور دیکھو کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ان کی کتابیں شائع بھی کرتے ہو۔ چھاپتے بھی ہو۔ پڑھنے کی بھی توفیق ملے اور سمجھنے کی توفیق ملے۔ خود ہی قرآن کھول کر دیکھ لو کہ ان لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کیا کہتا ہے جو کچھ پر تو ایمان لانا چاہتے ہیں اور کچھ کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''...... نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعے سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر ردّ کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور مَیں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور مَیں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ٹھہر سکے۔ کیونکہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوّت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ مَیں مستقل طور پر نبی ہوں، مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اُس کا نام پا کر اُس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں، مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211-210۔ مطبوعہ لندن)

پس کیا اس کے بعد بھی کسی قسم کا ابہام رہ جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو خدا سے حکم پا کر کیا کہتے ہیں۔ واضح اعلان فرما رہے ہیں کہ میں نبی ہوں۔ میں بصد ادب اور عزت اپنے ان بھٹکے ہوئے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ آؤ اس روحانی انقلاب میں شامل ہو جاؤ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی موعود اور ظلی نبی بنا کر بھیجا ہے۔ وہ مسیح اور مہدی جس نے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے اور پہنچایا۔ جس کو خدا نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ ان سب مخالفتوں کے باوجود مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج اس وعدے کو صرف وہی لوگ پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں جو آپ کو نبی مانتے ہوئے آپؑ کے بعد خلافت سے منسلک ہیں۔ یہ پیغام آج ہواؤں کے دوش پر دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔ پس آج انہیں کی جیت ہے جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ مسیح و مہدی اور نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کی تائید فرماتے ہوئے پیغام پہنچانے کے معجزات دکھا رہا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس کو روک سکے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، اس میں ہمارے لئے ایک یہ پیغام بھی ہے کہ راستے کی روکیں بھی آئیں گی۔ مخالفتوں کی آندھیاں بھی چلیں گی۔ دائیں بائیں سے آگ کے شعلے بھی بلند ہوں گے۔ حکومتیں بھی روکیں ڈالنے کی کوشش کریں گی لیکن میں جو عزیز، غالب اور تمام قدرتوں کا مالک خدا ہوں، تمہیں تسلی دیتا ہوں کہ اے مسیح و مہدی! تجھے بھی تسلی دیتا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو بھی تسلی دیتا ہوں کہ تو مجھ سے ہے اور میرے پیغام کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میری تائیدات ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں گی اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

ایک جگہ اس تسلی کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ کو الہاماً اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَاتَخَفْ اِنَّنِیْ مَعَکَ وَمَاشٍ مَعَ مَشْيِکَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا يَعْلَمُ الْخَلْقُ۔ وَجَدْتُکَ مَاوَجَدْتُکَ اِنِّی مُھِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ وَاِنِّی مُعِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ۔ اَنْتَ مِنِّی وَ سِرُّکَ سِرِّی وَاَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ اَنْتَ وَجِيْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 11)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ خوف نہ کر میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہوں، تو میرے ہاں وہ منزلت رکھتا ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔ میں نے تجھے پایا ہے جو میں نے تجھے پایا ہے۔ جو تیری اہانت چاہے گا میں اسے ذلیل و رسوا کر دوں گا اور جو شخص تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا اس کا میں مددگار رہوں گا۔ تُو میرا ہے اور تیرا راز میرا راز ہے اور تُو میرا مقصود ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میری درگاہ میں صاحب وجاہت ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے برگزیدہ کر لیا۔

پس جس کو خدا نے ہر خوف سے تسلی دلائی۔ اپنی تائیدات کی یقین دہائی کروائی ہے۔ ان کی بھی مدد کرنے کا اعلان فرمایا جو مدد کریں گے اور اہانت کرنے والوں اور روکیں ڈالنے والوں کو ذلیل و رسوا کرنے کا اعلان فرمایا۔ جس کو خدا نے اپنے خاص برگزیدوں میں شمار کر لیا اس کے ماننے والوں کے لئے بھی کوئی خوف کا مقام نہیں۔ عارضی تکلیفوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُحد کی جنگ میں باوجود مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے کے اور جانی اور مالی نقصان ہونے کے دشمن فتح یاب نہیں کہلا سکا تھا۔ آخر کو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَل کا نعرہ ہی غالب آیا تھا۔ پس آج بھی جب اس اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَل نے تائید و نصرت کا اعلان اپنے محبوب کے عاشق کے لئے کیا ہے تو پھر ہم جو اس پر ایمان لانے والے ہیں انہیں ان عارضی روکوں اور تکلیفوں پر پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

گزشتہ دنوں عربوں کو بھی بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جن میں احمدی بھی ہیں اور ہمارے ہمدرد اور اسلام کا درد رکھنے والے عرب بھی ہیں۔ پریشانی اس طرح ہوئی کہ بعض بڑی بڑی عرب حکومتوں نے مولویوں اور عیسائیوں کے خوف اور احمدیت کی ترقی کو دیکھتے ہوئے، اور اس کی ایک وجہ حسد کی آگ بھی ہے اس میں جلتے ہوئے ہمارے ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات کو جو Nile سیٹ پر (یہ سیٹلائٹ جو بعض عرب حکومتوں کی ملکیت ہے) آتی تھیں بند کروا دیا اور کیونکہ سب اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر بغیر نوٹس کے یہ چینل بند کر دیا گیا تھا اس لئے اپنے اور عربوں میں سے غیر از جماعت جتنے تھے ان کے مجھے بھی اور انتظامیہ کو بھی پیغام اور خطوط آئے کہ یہ کیا ظلم ہوا ہے کہ ایک دم بغیر اطلاع کے آپ لوگوں نے چینل بند کر دیا ہے۔ انہیں تو ہم نے یہی کہا تھا کہ صبر کریں انشاء اللہ تعالیٰ جلد شروع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج میرے اس خطبے سے انہیں پتہ چل گیا ہو گا کہ وجہ کیا ہوئی تھی۔ ان مداہنت پسند حکومتوں نے لوگوں سے ڈر کر اور کچھ نے حسد کی وجہ سے اس چینل کو بند کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ عرب ملکوں میں بعض عیسائی پادریوں کی طرف سے بھی مخالفت ہو رہی تھی جس کا ایم ٹی اے پہ جواب جا رہا تھا، جس کی وجہ سے انہوں نے بھی زور دیا کہ اس کو بند کیا جائے عیسائیوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ تو بہرحال ان کا معاملہ تو اب خدا کے ساتھ ہے جنہوں نے خدا کے نام پر خدا والوں سے اس زعم میں دشمنی کی ہے کہ ہم سب طاقتوں والے ہیں لیکن وہ عزیز اور سب قدرتوں کا مالک خدا یہ اعلان کرتا ہے کہ مَکَرُوْا وَمَکَرَاللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُالْمَاکِرِیْنَ یعنی انہوں نے بھی تدبیریں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیریں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ پہلے بھی مسیح اول کے خلاف بھی تدبیریں کی گئی تھیں جس پہ یہ اعلان کیا اور اب بھی مسیح محمدی کے خلاف بھی تدبیریں کی جا رہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تسلی دلاتا ہے۔

پس یہ جو روکیں ہمارے آگے ڈالنے والے ہیں اس کا ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مسیح ہے اور وہ ایسے ذریعہ سے پیغام پہنچاتا ہے کہ ایک انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کیا دیا؟ چند گھنٹے کے لئے یا ایک دن کے لئے شاید بند ہوا ہو گا۔ اس کے بعد ہم نے متبادل عارضی انتظام کر لیا۔ لیکن اس کوشش کے جواب میں جو انہوں نے اس کو بند کرنے کی کی تھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یورپ کی ایک سیٹلائٹ سے رابطہ کروا دیا جو پہلے بھی ہم کر رہے تھے اور بہت کوششیں کی تھیں۔ ان کوششوں کے باوجود وہاں کوئی جگہ نہیں تھی اور یہ نہیں مل رہا تھا۔ لیکن اس روک کے بعد خود ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے ملنے کا انتظام کروا دیا۔ پہلا سیٹلائٹ جو انہوں نے بند کیا اس کی کوریج تھوڑے علاقے میں عرب کے چند ملکوں میں تھی اس سیٹلائٹ کی کوریج اس سے بہت زیادہ ہے۔ مراکو وغیرہ اور ساتھ کے ملکوں وغیرہ سے بھی پیغام آتے تھے کہ ہم ایم ٹی اے العربیہ نہیں دیکھ سکتے اور یہاں ہمیں بھی ضرورت ہے۔ اس کا انتظام کریں تو اب انشاء اللہ تعالیٰ اس نئے سیٹلائٹ کے ملنے سے یہ کمی بھی پوری ہو گئی۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ سچے وعدوں والا ہے۔ عارضی روکیں آتی ہیں اور آئیں گی۔ دشمنوں اور حاسدوں کے وار ہوں گے لیکن اس سے کسی احمدی میں مایوسی نہیں آنی چاہئے۔ ان روکوں کو دیکھ کر جیسا کہ میں نے بتایا مومن مزید اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے۔ پس دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں۔ فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور زبانیں تر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ انشاء اللہ۔

پس یہ بنیادی نکتہ ہے جو ہر احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آجکل خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر جب احمدی پروگرام بنا رہے ہیں، تو حاسد پہلے سے بڑھ کر نقصان پہنچانے اور وار کرنے کی کوشش کریں گے اور کر رہے ہیں۔ اس حسد میں نقصان پہنچائیں گے کہ ہم سے تو خلافت چھن گئی اور یہ لوگ خلافت کے مزے لے رہے ہیں۔ یہ لوگ وحدانیت پر قائم ہیں۔ مخالفین یعنی دوسرے مسلمان تو کھلم کھلا اب یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم خلافت کے بغیر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اور اس موضوع پر ان کے رسائل اور اخبارات بھرے پڑے ہیں۔ آئے دن کوئی نہ کوئی تقریر، مضمون آتا رہتا ہے۔ نمونۃً ایک اقتباس میں لایا تھا۔ آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں۔

مفتی حبیب الرحمٰن صاحب درخواستی بیان کرتے ہیں کہ ”نظام خلافت اسلامیہ علیٰ منہاج النبوت سے بڑھ کر کوئی نظام نہیں۔ یہ عظیم الشان مقصد اہل حق کے ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہوئے بغیر کیونکر ممکن ہے۔ اور اس وقت امت مسلمہ جس حال سے دوچار ہے، اس میں ہر طرح امت مسلمہ کو محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو ایسے حالات میں وہی ہونا چاہئے جس کے لئے امت مسلمہ نے عظیم قربانی دے کر پاکستان حاصل کیا اور یہ قربانی امت مسلمہ کی اس لئے تھی کہ ہمیں آزاد ملک ملے گا جس میں ہم نظام اسلام قائم کریں گے جو کہ فراڈ اور دھوکہ کی تعبیر میں ظاہر ہوا“۔ ملک تو اس لئے قائم ہوا تھا کہ اسلامی نظام قائم کریں گے لیکن سوائے یہاں پر فراڈ دھوکے کے کچھ نہیں۔ خود تسلیم کر رہے ہیں۔

پھر آگے کہتے ہیں کہ ”امت مسلمہ کی بقا اور خیر کا راز اتفاق، اتحاد اور نظام خلافت اسلامیہ علیٰ منہاج النبوت میں ہے“۔

یہ ان کا بیان ہے۔ ایک جگہ دوسرے بیان میں یہ بھی تھا کہ امام مہدی آئے گا تو اس کے بعد خلافت قائم ہو گی۔ کاش یہ لوگ اپنی ضد چھوڑ دیں اور دیکھیں کہ جس امام مہدی کا انتظار کر رہے ہیں وہ تو آ گیا ہے اور اس کے ذریعہ سے اب نظام خلافت قائم بھی ہو چکا ہے۔ اب کوئی نیا نظام خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم نہیں ہو سکتا جتنی چاہیں یہ کوششیں کریں۔ پس آج احمدی جہاں اپنے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچاتے ہوئے ہمیں ثابت قدم رکھے۔ ہمیں اس مسیح و مہدی کی جماعت سے وابستہ رکھے جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا، وہاں ان حق سے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

## یوگنڈا میں مساکا زون کے جلسہ کا انعقاد

رپورٹ: افضال احمد رؤوف۔ مبلغ یوگنڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مساکا زون کا پہلا زونل جلسہ 26 جنوری 2008ء بروز ہفتہ زون کی ایک بڑی جماعت Rwabaganda میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کو خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ جلسہ کا آغاز 11:30 بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ پھر نظم پیش کی گئی۔ علاقہ کے LCI چیئرمین نے مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر جماعت یوگنڈا کو خوش آمدید کہا اور جماعت کی علاقہ میں خدمات کو سراہا۔ پھر ایک لیڈی کونسلر اور LCIII چیئرمین نے بھی مختصر خطاب کیا۔ اس کے بعد مقامی زبان میں ایک نظم پیش کی گئی۔ پھر ایک لوکل معلم مکرم قاسم سبا صاحب نے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مولانا محمد علی کائرے صاحب نے ”خلافت حقہ اسلامیہ“ کے عنوان پر اور خاکسار افضال احمد رؤوف نے ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ قرآن“ کے عنوان پر تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب سے نوازا۔

اس جلسہ میں 11 میں سے 10 جماعتوں کی نمائندگی تھی۔ جلسہ کی کل حاضری 613 مرد و زن پر مشتمل تھی جن میں سے 89 نومبایعین تھے۔ شام چار بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اس کی برکات سے نوازے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁


**الفضل انٹرنیشنل میں**

**اشتہار دے کر**

**اپنی تجارت کو فروغ دیں۔**

(مینیجر)

**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*

*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*

*Free management Service*

*Guaranteed vacant possession*

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ' خلافت خامسہ کی عظیم الشان اور بابرکت تحریکات' ازصفحہ 4

کی دوڑ لگی ہوئی ہے، پھر دعوتوں میں غیر ضروری اخراجات اور نام ونمود کی دوڑ لگی ہوئی ہے اور جو بے چارہ نہ کر سکے، اگر خود اپنے مسائل کی وجہ سے کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن جو نہ کر سکے اس پر پھر باتیں بناتے ہیں کہ بلایا تھا، وہاں یہ تھا وہ تھا اور پھر کئی کئی دن مختلف ناموں سے رسمیں جاری ہو چکی ہیں اور دعوتیں کی جاتی ہیں۔ دعوت تو صرف ایک دعوت ولیمہ ہے، جو اسلام کی یہ صحیح تعلیم میں ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ تو جس کی توفیق نہیں ہے دکھاوے کی خاطر تو دعوتیں کرنی ہی نہیں چاہئیں اور کبھی اپنے اوپر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے ہاں جب مہمان آتے ہیں تو ہلکی پھلکی مہمان نوازی فرض ہے وہ کر دی جائے اور پھر جس کے پاس وسائل ہیں وہ اگر دعوت کر لیتا ہے تو اپنے ہی وسائل سے خرچ کرتا ہے۔ اس کی دیکھا دیکھی اپنے پر بوجھ ڈال کر جس کے کم وسائل ہیں جس کی توفیق نہیں ہے اس کو قرض لے کر یا پھر امداد کی درخواست دے کر ایسا نہیں کرنا چاہئے اور کم وسائل والوں کو حتی المقدور کوشش یہی کرنی چاہئے جتنا کم سے کم خرچ کریں کیونکہ ان کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کے نبی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ احساس کمتری کا شکار ہوں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30۔اپریل 2004ء)

## (17) مجھے جس بات سے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہو۔ احمدی انجینئرز اس سلسلہ میں جائزہ لے کر Feasibility رپورٹ تیار کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:۔ ''اب میں مختصراً آپ کے سامنے ان خدمات کا ذکر کرتا ہوں جو جماعت افریقہ کے غریب لوگوں کی کرتی ہے اور جس کے لئے آپ کی ماہرانہ خدمات کی ضرورت ہے۔ افریقی ممالک کے حالیہ دورے میں میں نے محسوس کیا ہے کہ صاف پانی کا مہیا نہ ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ وہاں کے دور دراز علاقوں میں اگرچہ بین الاقوامی تنظیمیں اور NGOs وغیرہ نے ہینڈ پمپ لگانے کا کام شروع کیا ہوا ہے لیکن پھر بھی وہ ان سب لوگوں کی ضروریات کے لئے بالکل کافی نہیں ہے۔

ہماری جماعت بھی Humanity First کے ذریعہ سے انسانیت کی بھلائی کے اس کام میں مشغول ہے لیکن Technical Knowledge کی کمی اور بور کرنے کے لئے ڈرلنگ مشین (Drilling Machines) نہ ہونے کے باعث ہم اپنی اس خواہش کے باوجود کہ ہم ان ممالک کے غریب لوگوں کی خدمت کریں اپنے ٹارگٹ حاصل نہیں کر سکے۔

جب ہم بور ہول ڈرل کروانے کی غرض سے ان ماہر کمپنیوں سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ اتنی زیادہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں کہ آرڈر دینے کا فیصلہ کرنے کے لئے کئی دفعہ غور کرنا پڑتا ہے۔ یعنی ایک ہینڈ پمپ لگوانے کے لئے -/4000 پاؤنڈ سے لے کر -/5000 پاؤنڈ تک کی رقم درکار ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں اسی قسم کا ایک ہینڈ پمپ لگانے کے لئے چالیس سے پچاس پاؤنڈ درکار ہوں گے۔ اتنی زیادہ قیمت کی وجہ ماہرین کے مطابق یہ ہے کہ زمین میں بعض جگہ کچھ گہرائی پر جا کر گریفائیٹ کی چٹانیں ہیں اور ان چٹانوں کی وجہ سے ان جگہوں پر بور ہول کرنے کے لئے ڈائمنڈ (Diamond) کی Bit استعمال کرنی پڑتی ہے جو کہ بہت مہنگی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ایک ڈائمنڈ ڈرل ایک بور ہول کے لئے کافی بھی نہیں ہوتی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے ان Technicalities کا تو بہت زیادہ علم نہیں ہے جو اس کام میں ہوتی ہیں یہ انجینئرز اور جیالوجسٹ کا کام ہے لیکن اس سلسلہ میں جس بات میں مجھے دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ افریقہ کے پیاسے لوگوں کو پینے کا پانی مہیا ہونا چاہئے ایک احمدی کو اس پہلو سے بہت فکر مند ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے میں نے آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کو خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک تفصیلی سروے کر کے ایک Feasibility Report تیار کریں کہ ہم کس طرح سے کم قیمت پر ڈرلنگ کر کے افریقہ کے ان ممالک میں زیادہ ہینڈ پمپ لگا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کے لئے عمارات تعمیر کر رہی ہے۔ مثلاً مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال وغیرہ۔ اس کے لئے بھی سول انجینئرز اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں اور بعض ممالک میں تو ہمارے پاس کوئی انجینئر یا آرکیٹیکٹ بھی نہیں ہیں جو ہمیں یہ مشورہ دے سکیں کہ کس قسم کی عمارتیں ہمیں بنانی چاہئیں جس سے ہمارا خرچہ بھی کم ہو اور عمارت بھی بہتر ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ میں سے کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔

اسی طرح جیسا کہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ یورپ میں بھی تعمیر اور ڈیزائین کے لئے آپ کی ماہرانہ تجاویز کی ضرورت ہے۔ اکرم احمدی صاحب اور ایسوسی ایشن کے بعض دوسرے ممبران اس سلسلہ میں بہت مددگار ثابت ہوئے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ مستقبل میں بھی اسی طرح مددگار ہوں گے لیکن اب ایسوسی ایشن کے ممبران کو افریقی ممالک کے بارہ میں بھی سوچنا چاہئے۔

ایک اور بڑی دقت افریقی ممالک میں بجلی یا برقی طاقت کا میسر نہ آنا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے خیال میں ہمیں سورج سے حاصل کردہ توانائی کے متعلق غور کرنا چاہئے کیونکہ بعض علاقوں میں ڈیزل یا پٹرول سے چلنے والے جنریٹر (Generator) کا استعمال بھی آسان نہیں ہے بعض گاؤں سڑک سے 70,80 میل دور ہوتے ہیں یا ان جگہوں سے جہاں سے پٹرول یا ڈیزل ملتا ہے بہت دور ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان جنریٹرز کے بریک ڈاؤن کی صورت میں کوئی مکینک بھی نہیں مل سکتا جو مرمت کر سکے۔

میرے خیال میں ہمیں اس کے متعلق خوب غور کر کے بنیادی قسم کے Solar System بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس وقت تک جو معلومات مجھے ملی ہیں وہ تو بہت حوصلہ پست کرنے والی ہیں کیونکہ Solar Cells بہت مہنگے ہیں بلکہ پورا سسٹم ہی بہت زیادہ قیمت کا ہے۔ اس لئے میں آپ میں سے اُن کو جو اس فیلڈ کے ہیں یعنی Solar Energy System کی فیلڈ میں، ان کو کہتا ہوں کہ ایسے طریقے اور ڈیزائن تلاش کریں جن سے قیمت میں کمی کی جا سکے۔

یہ آپ کے لئے یعنی احمدی انجینئرز کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے فی الحال امریکہ نے سولر سیل کی Manufacturing کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہمیں اور بھی زیادہ سنجیدہ ہونا چاہئے کیونکہ وہ وقت بہت تیزی سے قریب آ رہا ہے جب آپ دیکھیں گے کہ ہر وہ چیز جو امریکہ سے آئے گی وہ بہت کمیاب ہوگی۔''

(انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے یورپین چیپٹر کے زیر انتظام منعقدہ پہلے سمپوزیم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

(الفضل انٹرنیشنل 4۔جون 2004ء)

## (18) ہر احمدی دعوت الی اللہ کے لئے سال میں کم از کم دو ہفتے وقف کرے

(ا) ''دُنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔ یہ میں ایک یا دو دفعہ کم از کم اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئے اور پھر نئے میدان بھی مل جاتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئے۔ چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا ہو۔ یا بیلجیم کا ہو یا فرانس کا ہو یا یورپ کے کسی بھی ملک کا ہو یا دُنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے گھانا کا ہو افریقہ میں یا بورکینا فاسو کا ہو، کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو، ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہئے اگر دُنیا کو تباہی سے بچانا ہے ہر ایک کو ذوق وشوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں، اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں اور جیسا کہ میں نے کہا دُنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے یا اسی پر گزارا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان تیار کرنا چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر شخص، ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4۔جون 2004ء)

(ب) ''اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خلافت سے وابستگی اور اخلاص ہے لیکن دعوت الی اللہ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جا رہی جس طرح ہونی چاہئے اس لئے جماعتی نظام بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی دعوت الی اللہ کے پروگرام بنائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 دسمبر 2005ء)

## (19) زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں

''ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے اسی طرح جنہوں نے جانوروں وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے تک پر زکوٰۃ ہے پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔مئی 2004ء)

(باقی آئندہ)


قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

# خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے استقبال کی تیاریاں

## (استغفار کا ورد کرتے ہوئے)

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا استقبال علاوہ دیگر دعاؤں کے 33 بار روزانہ استغفار کا ورد کرنے سے کیا جائے۔ یعنی معنے اور مفہوم کو ذہن میں مستحضر کر کے اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھا جائے۔ جس کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ میں اللہ سے جو میرا پروردگار ہے اپنی ہر بشری کمزوری، کوتاہی اور گناہ کی پردہ پوشی کی التجا کرتا ہوں۔ میرا رب میرے ان گناہوں کی بھی پردہ پوشی فرمائے جو مجھ سے صادر ہو چکے ہیں اور ان کے بدنتائج سے دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے اور میری ان کمزوریوں پر بھی مغفرت کی چادر ڈالے رکھے جو کسی بھی وقت عمل میں ڈھل کر گناہ کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ نیز میں ان سب راہوں کو چھوڑ کر جو خدا سے دور کرنے والی ہیں خدا کی طرف لوٹتا ہوں۔ میرا جھکا رہنا آئندہ خدا ہی کی طرف ہوگا اور فلاں فلاں گناہ، کمزوری یا کوتاہی جو مجھ سے ہوئی تھی اب آئندہ نہیں ہوگی۔

اِسْتِغْفَار کا مادہ غَفَرَ ہے جس کے معنے ہیں کسی چیز کو میلا یا خراب ہونے سے بچانے کے لئے اس کو ڈھانک دینا۔ کہتے ہیں اِغْفِرْ ثَوْبَکَ مِنَ الْوِعَاءِ۔ یعنی اپنے لباس کو صندوق میں محفوظ رکھ۔ اس لئے استغفار کے معنی ہیں (اپنی کمزوریوں سے) حفاظت چاہنا۔ مِغْفَرْ خَود یا ڈھال (Helmet) کو کہتے ہیں جس کو جسم کی حفاظت کے لئے پہن لیا جاتا ہے۔ اس لئے استغفار کے معنی کہیں گناہ کی سزا سے بچنا اور کہیں خود گناہ سے بچنا ہوتے ہیں۔ توبہ کے معنی لوٹ آنا اور جھک جانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفْر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُسْتَغْفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے لیکن بعد اس کے تمام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنی اور بھی وسیع کئے گئے ہیں اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مُسْتَغْفِر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔''

(حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے صفحہ 667-668)

اللہ تعالیٰ کے سبھی نبیوں نے اپنی قوموں کو استغفار کرنے کی تاکید فرمائی۔ نوحؑ نے بھی کہا تھا: ''اے میری قوم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو وہ یقیناً بہت بخشنے والا ہے''۔ (71:11)

قومِ عاد کے نبی حضرت ھودؑ نے بھی کہا تھا کہ اے میری قوم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو (اگر ایسا کرو گے) تو وہ تم پر لگاتار مینہ برساتے ہوئے بادل بھیجے گا اور تمہاری قوت میں مزید اضافہ کرے گا''۔ (11:53)

قوم ثمود کے نبی صالحؑ نے بھی اپنی قوم کو تلقین کی ''اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی نے زمین سے تمہیں پروان چڑھایا اور تمہیں اس میں آباد کیا۔ پس اس سے استغفار کرتے رہو۔ پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ یقیناً میرا رب قریب بھی ہے اور مجیب بھی''۔

(11:62)

حضرت شعیبؑ نے بھی اپنی قوم کو تلقین کی تھی: (اے میری قوم) اور اپنے رب سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو یقیناً میرا رب بار بار رحم کرنے والا (اور) بہت محبت کرنے والا ہے۔

(11:91)

حضرت یعقوبؑ کے بیٹوں نے بھی اپنے بھائی یوسفؑ پر جو ظلم کیا تھا اس پر اپنے باپ کو استغفار کرنے کی درخواست کی۔ لکھا ہے ''انہوں نے کہا اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کے لئے استغفار کریں یقیناً ہم خطا کار تھے۔ جس پر انہوں نے کہا کہ میں ضرور تمہارے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے''

(12:98-99)

ابتلاؤں میں خاص طور پر استغفار کرنا چاہیے۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ جب داؤدؑ کو ابتلاء پیش آیا تو انہوں نے اپنے رب سے استغفار کیا۔ ''اور داؤد نے سمجھ لیا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی تھی۔ پس اس نے اپنے رب سے بخشش مانگی اور وہ عجز کرتے ہوئے گر پڑا اور توبہ کی''۔

(38:25-26)

سب نبیوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ اور آپ کی امت کو استغفار کرنے کی تاکید فرمائی کیونکہ جتنا کوئی اونچے مقام پر ہوتا ہے اس کو نیچے گرنے کا اتنا ہی زیادہ خوف ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کی حفاظت کی اہمیت و ضرورت بڑھ جاتی ہے اور یہ حفاظت استغفار کے ذریعہ مانگی جاتی ہے۔ خدا نے مومنوں کو تسلی دی کہ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِاللّٰہَ غَفُوْرًارَّحِیْمًا۔ (4:111) اور جو بھی کوئی برا فعل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے وہ اللہ کو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے: وَاسْتَغْفِرِاللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًارَّحِیْمًا۔ (4:107) اور اللہ سے استغفار کر یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ذیل میں ترجمہ و تفسیر انگریزی جلد دوم صفحہ 559 نوٹ 575) از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مفہوم درج ہے۔

استغفار تمام تر روحانی ترقی کا بنیادی پتھر ہے یعنی اس بنیاد کے بغیر کوئی اصلاح یا روحانی ترقی ممکن نہیں۔ استغفار کا مطلب صرف زبانی طور پر معافی طلب کرنا ہی نہیں بلکہ یہ ان تمام عملی کاموں پر حاوی ہے جن کا نتیجہ انسان کے گناہوں اور خامیوں پر حاوی ہونا ہوتا ہے۔ اور یہ ڈھانکنا استغفار کے لفظ کے اندر موجود ہے کیونکہ غفر کے معنی ہی کسی چیز کو اس کی حفاظت کی غرض سے یا اس کی کمزوریوں کو چھپانے کی غرض سے ڈھانکنے کے ہیں۔ لہذا استغفار صرف زبانی ہی نہیں بلکہ اس کا عملی حصہ اپنی کمزوریوں اور گناہوں کو وقوع میں آنے سے یا سامنے آنے سے بچانے کے لئے چھپانے کے ہیں۔ یعنی اپنی کمزوریوں کی اصلاح کرنا اور گناہوں کو سرزد نہ ہونے دینا۔ پس استغفار کے معنی ہیں (1) کے اندر جو بری خواہشات، میلانات اور رجحانات پیدا ہوتے ہیں ان کو ڈھانکنا'' (2) برے خیالات کو ڈھانپے رکھنا اور ان کو اعمال میں ڈھلنے سے روکنا۔ (3) جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں ان کو ظاہر ہونے سے بچائے رکھنا۔ (4) بالآخر گناہوں کو گویا خود خدا کی نظروں سے چھپانا یعنی ان کی ایسی مکمل اور قطعی معافی کہ گویا ان کا کوئی وجود ہی نہیں رہا۔

اگر خدا تعالیٰ مومن بندہ کا استغفار ان سبھی معنوں میں قبول کرے تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے کیا خوشی ہوگی۔

توبہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچی توبہ کے لئے تین شرائط بیان فرمائی ہیں۔ اول یہ کہ برے خیالات کو دل میں اٹھنے اور پلنے سے روکے بلکہ ان کا قلع قمع کرے۔ جس گناہ کی لذت و کشش پائے ان کا تصورات کے ذریعہ مقابلہ کرے یعنی ایسی چیزوں اور کاموں کے جو خراب پہلو ہیں خواہ ظاہری ہوں یا باطنی ان کو اس قدر بار بار ذہن میں لائے کہ ان سے نفرت ہو جائے۔ دوسری شرط گناہ کو سچ مچ روحانی زہر سمجھ کر ان سے ڈرنا اور ان پر ندامت محسوس کرنا۔ اور تیسرا یہ کہ آئندہ کے لئے ان گناہوں سے بچنے کے لئے پختہ عزم کرنا۔

حضور کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں:

''یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ توبہ کے لئے تین شرائط ہیں۔ بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے تَوْبَۃُ النَّصُوْح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔ ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اِقْلَاع کہتے ہیں یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جائے جو ان خصائل ردّیہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ و تصوراتِ بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو تو اسے توبہ کرنے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے اور اس کی تمام خصائل رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ تصورات کا بہت زبردست اثر ہے اور میں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالات بدلذّات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے۔ یعنی پشیمانی اور ندامت کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشش اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چندروزہ ہیں۔ اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آکر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے اخیر ان سب لذاتِ دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اول اِقْلَاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ و تصوراتِ بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جائے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کرے کہ پھر برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا اِنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعاً''۔

(حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے صفحہ 667-666)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ توبہ و استغفار کے معانی سمجھ کر اور اپنی ایک ایک کمزوری اور گناہ کو ذہن میں لا کر خدا سے مغفرت طلب کرنے اور آئندہ ان سے بچنے کے لئے خدا سے مدد مانگنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، بے انتہا معاف فرمانے والا اور بار بار توبہ قبول کر کے رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفات اور قدرتوں کے اظہار کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی مخلوق کمزور اور گناہ کر سکنے والی نہ ہوتی تو خدا کی صفات غفار، ستار اور رحم کا اظہار کیسے ہوتا۔ کیسے پتہ لگتا کہ ہمارا خدا غفور ہے۔ وہ خود ہم کمزوروں کو تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے: ''(اے محمد رسول اللہ) تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے''۔ (الزمر: 54)

احمدی اور غیر احمدی دنیا کا ایک تقابلی مطالعہ

انیسویں صدی کے آخر میں

حضرت خاتم النبیین ؐ کے عدیم المثال عاشقوں کی

# نرالی جوبلی

دوست محمد شاہد۔ مورّخ احمدیت

## 1897ء میں قیصرۂ ہند کی جوبلی

قیصرۂ ہند ملکہ معظّمہ وکٹوریہ کے ساٹھ سالہ دور حکومت کی شکر گزاری میں برٹش انڈیا میں عظیم الشان جوبلی منائی گئی ۔ وائس پریذیڈنٹ جنرل کمیٹی جناب خاں صاحب محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی نے بذریعہ اشتہار مسلمانانِ ہند کو شایان شان جوبلی منانے سے متعلق ہدایات دیں جس کے مطابق ہندوستانی مسلمانوں نے دھوم دھام سے یہ جشن منایا چراغاں کیا اور جلسے کئے جن میں برطانوی حکومت کی برکات کو خراج تحسین ادا کیا۔

اس تقریب پر اسلامیہ کالج لاہور جو اپنی جدول کے مطابق 24 مئی 1894ء سے ’’ قیصرہ ہند کی سالگرہ‘‘ کی باقاعدہ تعطیل کر رہا تھا۔ جون 1897ء میں اس تقریب کی تعطیل کے علاوہ جلسہ قیصری کے سلسلے میں یکم جنوری کو بھی کالج بند رکھا گیا اور کالج اور یتیم خانہ کو چراغاں سے بقعہ نور بنا دیا گیا۔

(رجسٹر روداد ہائے اجلاس مینیجنگ کمیٹی قلمی 4 اپریل 1897ء صفحہ 155 ایضاً 6 جون 1897ء صفحہ ندارد)

بعد ازاں کالج نے ایک انعامی مقابلہ بھی وکٹوریہ دور کے کارناموں پر کرایا۔ قاضی فتح محمد انبالوی نے اپنے مضمون میں زوردار الفاظ میں لکھا۔:

’’خود خداوند کریم اور اس کا رسول پاک ؐ جب ہم کو ایسے منصف اور عادل حاکم کی اطاعت وفرمانبرداری اور نمک حلالی کے لیے بار بار تاکید فرماتے ہیں تو ہم کیوں اس برٹش گورنمنٹ کی سچے دل سے خیر خواہی نہ کریں اور اس پر اپنی جانیں تک نہ نثار کر دیں۔ برٹش گورنمنٹ کا شکریہ ہم اس سے زیادہ کسی اور بہتر طریقے سے نہیں کر سکتے کہ سب رعایا اس کی فرماں بردار، نمک حلال، جاں نثار، دلی خیر خواہ ہونے پر کمر بستہ ہو اور برٹش گورنمنٹ کو یہ ثابت کر دیوے کہ واقعی ہم لوگ اس کے بڑے احسان مند، دعا گو، بہی خواہ ہیں اور آپ جیسی سلطنت پُر عافیت پر ہمیں بڑا ناز اور فخر ہے۔

اے مالک الملک وحدہٗ لاشریک بے مثل و بے نظیر خدا تمام قوموں میں اتفاق واتحاد پیدا کر دے اور جمیع رعایا برٹش گورنمنٹ کو اس کی سچی، وفادار، نمک حلال اور دلی خیر خواہ بنا دے اور حضور ملکہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا عہد معدلت عہد ہمیشہ ترقی پر ہو۔‘‘

(انجمن حمایت اسلام ماہواری رسالہ، مئی، 1900ء، صفحہ 10-5)

## مسلمانانِ ہند کا جوش وخروش

قبل ازیں قیصرہ ہند کی پچاس سالہ جوبلی بھی مسلمانان ہند نے بڑے تزک واحتشام سے منائی جس کی تفصیل مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ ’’اشاعت السنۃ‘‘ جلد 9 نمبر 7 صفحہ 203 سے 209 میں بڑی شرح وبسط سے شائع کی جو قابل دید ہے نیز بتایا اہل حدیث لاہور نے اس سلسلہ میں جوبلی کی خوشی میں اہل اسلام کی پُر تکلف دعوت کی جس میں انجمن اسلامیہ پنجاب اور انجمن حمایت اسلام کے کل ممبروں، لاہور کے مختلف مکتب فکر کے علماء نے جوش وخروش سے شرکت فرمائی اس دعوت میں سات آٹھ ہزار مسلم معززین شامل تھے۔ مقام دعوت کے دروازے پر جہاں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا گزر مقرر تھا۔ سنہری حرفوں میں ایک طرف انگریزی میں یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے۔

The Ahl-i-hadis wish empress a long life. ترجمہ۔ اہلحدیث چاہتے ہیں کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو۔

دوسری طرف لاجوردی رنگ سے یہ بیت اردو ؎

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث
جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹنٹ گورنر اور ان کے مصاحبوں اور رئیسوں کی سواریوں کا گذر ہوا تو سب کی نگاہیں ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جھاڑ اور مہتابیوں کی روشنی سے روز روشن کی طرح نمایاں تھی) لگی ہوئی تھی اور اکثر کی زبان سے کلمہ ’’اہلحدیث‘‘ جاری تھا۔

اسی خوشی ومسرّت وعقیدتِ سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیوں کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے فخریہ انداز میں لکھا۔:

’’اس ایڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب، بمبئی، مدراس و بنگال وغیرہ احباب اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے۔ ڈیپوٹیشن میں صرف چھ اشخاص دربار گورنری میں حاضر ہوئے۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنۃ وکیل اہلحدیث، مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب واعظ دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن سے عین 16 تاریخ کو دہلی سے تشریف لائے تھے۔ مولوی احمد اللہ صاحب رئیس وپیشوائے اہلحدیث امرتسر، ڈپٹی قادر بخش خان صاحب پنشنر آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب، مولوی برکت علی صاحب وکیل لاہور، اس مسرت و اظہار عقیدت کا تازہ سبب ومحرک گورنمنٹ کا وہی احسان ہے جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ دم مبذول ہوا ہے۔

اس موقع پر گروہ اہلحدیث نے جسقدر احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت ومحبت سلطنت کا اظہار کیا اسی قدر انکے خطاب ’’اہلحدیث‘‘ کا خوب اشتہار ہوا۔‘‘

چونکہ برطانوی حکومت نے غیر مقلدین کو ’’اہلحدیث‘‘ کا خطاب مرحمت فرمایا اس لئے لیفٹننٹ گورنر پنجاب کے حضور سب سے پُر جوش ایڈریس اہلحدیثوں ہی کا تھا جس کا متن مولوی بٹالوی صاحب کے قلم سے ہدیۂ قارئین ہے۔

’’بحضور فیضگنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتہا ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی میں جشن جوبلی کی دلی مسرّت سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

برٹش رعایائے ہند میں سے کوئی فرقہ ایسا نہ ہوگا جس کے دل میں اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہوگی۔ اور اسکے بال بال سے صدائے مبارکباد نہ اُٹھتی ہوگی۔ مگر خاص کر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانروائی وقت کی عقیدت اس کا مقدس مذہب سکھاتا اور اُس کو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہے اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد میں دیگر مذاہب کی رعایا سے پیشقدم ہے علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرّت وعقیدت اور دعائے برکت میں چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جن برکتوں اور نعمتوں کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے از انجملہ ایک بے بہا نعمت مذہبی آزادی سے یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا نصیبہ اٹھا رہا ہے۔

وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص کر اسی سلطنت میں حاصل ہے۔ بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے کہ ان کو اور اسلامی سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے۔ اس خصوصیت سے یقین ہوسکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام واستحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں۔

ہم بڑے جوش سے دعا مانگتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ حضور والا کی حکومت کو اور بڑھائے اور تادیر حضور والا کا نگہبان رہے۔ تا کہ حضور والا کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت میں امن اور تہذیب کی برکتوں سے فائدہ اُٹھائیں۔‘‘

## قادیان دارالامان میں جوبلی

### قیصرہ ہند تک پیغام توحید پہنچانے کے لیے عظیم جہاد

اب وسط 1897ء کے نقشۂ ہند کا دوسرا رخ دیکھئے۔ برٹش انڈیا کے دوسرے مسلمانوں کی طرح احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں بھی یہ جوبلی ایک نہایت روح پرور ماحول اور مخصوص، منفرد اور ممتاز روایات کے ساتھ منائی گئی جس نے ہزار سالہ مذہبی تقاریب مسرت میں ایک انقلاب آفریں باب کا اضافہ کیا۔ یہ جوبلی کیا تھی قیصرہ ہند ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں دعوت توحید اور پیغامِ مصطفوی پہنچانے کا بے مثال تبلیغی جہاد تھا۔ جبکہ ہندوستان بھر کی مشہور مسلمان تنظیمیں، ادارے، مجالس اور ان کے مذہبی و سیاسی لیڈر صرف قیصرہ ہند کی قصیدہ خوانی اور برطانوی حکومت کی مداح سرائی کے نشّہ اور لیفٹننٹ گورنر کی خوشنودی حاصل کرنے میں مخمور رہے۔

اس مبارک تقریب پر قادیان دارالامان میں حضرت امام آخر الزمانؑ وموعود اقوام عالم کے 225 مرید ومخلص اہل اللہ اور صلحائے سلسلہ کا اجتماع ہوا جو ملک بھر سے دور دور سے مسافت قطع کر کے تشریف لائے تھے۔ چونکہ مرکز احمدیت میں ان دنوں اتنی چارپائیوں کا انتظام ممکن نہ تھا اس لئے اکثر بزرگوں کو تین دن زمین پر سونا پڑا ؎

مقام فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
ترا مزاج گدایانہ ہو تو کیا کہئے
نگاہ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے
مزاج کا جو گدا ہو قیصری کیا ہے

اس موقع پر وسیع پیمانہ پر پُر تکلف دعوت کی گئی جس میں دوسرے تمام حاضرین کے علاوہ خصوصاً قصبہ کے غرباء، مساکین اور درویش خاص طور پر مدعو کئے گئے۔ 22 جون کی رات کوچوں، گلیوں، مسجدوں اور گھروں میں، شام ہوتے ہی گزرگاہوں پہ چراغاں کیا گیا اور مخلصین جماعت نے ایک رقم کثیر باہمی چندہ سے جمع کر کے بڑی سرگرمی، مستعدی اور دلی خوشی سے تمام تجاویز جنرل کمیٹی کو انجام تک پہنچایا کہ اُس سے بڑھ کر خیال میں نہیں آ سکتا۔

## قادیان کے روحانی اجتماع کی منفرد خصوصیات

اس روحانی اجتماع کی بہت سی خصوصیات تھیں جن کی ایمان افروز جھلک صرف تخت گاہ مہدی موعود ہی میں دکھلائی دیں۔

### پہلی خصوصیت

اس تقریب مسرت کے لئے مسجد اقصیٰ میں جلسہ عام منعقد ہوا جس سے سلسلہ احمدیہ کی مندرجہ ذیل برگزیدہ شخصیتوں نے حکومت وقت کی اطاعت اور سچی وفاداری پر پُر مغز، پُر جوش اور اثر انگیز خطاب فرمایا۔

1۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ
2۔ حضرت حکیم حاجی الحرمین الشریفین مولانا نورالدین صاحب بھیرویؓ
3۔ حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ
4۔ حضرت مولانا جمال الدین صاحب سیّد والا ضلع منٹگمری

آپ کی تقریر پنجابی زبان میں تھی جسمیں آپ نے خونی مہدی کے خوفناک تصور کو پاش پاش کرتے ہوئے اہل وطن کو احترام قانون کی پُر زور تحریک فرمائی۔ اس مبارک موقعہ پر ساٹھ ستّر اصحاب نے گناہوں سے رو رو کر توبہ کی یہانتک کہ ان کی گریہ وزاری سے مسجد اقصیٰ گونج رہی تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنے قلم مبارک سے ملکہ وکٹوریہ تک دعوت اسلام پہنچانے کے لئے ’’تحفہ قیصریہ‘‘ تصنیف فرمائی۔ اس موقع پر تمام حاضرین نے ملکہ کے مسلمان ہونے کے لئے متضرعانہ دعائیں کیں۔ یہ دعائیں اردو، فارسی، انگریزی، پنجابی اور پشتو میں بھی ترجمہ کی گئیں اس طرح یہ دعا چھ زبانوں میں بزرگان سلسلہ کے مجمع میں پڑھی گئی۔ ذیل میں عربی، انگریزی اور اردو زبان کی

دعائیں ہدیۂ قارئین کرتا ہوں۔

## عربی الفاظِ دعا

یا ربّ اَحسِن الی ھذہ الملکة کما احسنت الینا بانواع العطیّة ۔ و احفظھا مِن شرّ الظالمین ۔ یا ربّ شیّد واعضد دعائم سریرھا ۔ واجعلھا فائزة فی مھمّاتھا ۔ و صنھا من نوائب الدنیا وآفاتھا ۔ و بارک فی عمرھا و حیاتھا و یا ارحم الراحمین ۔ یا ربّ ادخل الایمان فی جذر قلبھا و نجّھا و ذراریھا من ان یعبدوا المسیح ویکونوا من المشرکین ۔ یا ربّ لا تتوفھا الّا بعد ان تکون من المسلمین ۔ یا ربّ انا ندعولھا بالسنة صادقة ۔ وقلوب ملئت اخلاصا و حسن طویّة فاستجب یا احکم الحاکمین ۔

## انگریزی الفاظِ دعا

Almighty God! As Thy Wisdom and Providence has been pleased to put us under the rule of our blessed Empress enabling us to lead lives of peace and prosperity, we pray Thee that our ruler may in return be saved from all evils and dangers as thine is the kingdom, glory and power . Believing in Thy unlimited powers we earnestly ask Thee all powerful Lord to grant us one more prayer that our benefactoress the Empress , before leaving this world, may probe her way out of the darkness of man-worship with the light of "La-Ilaha Illallaho -- Muhammad -al Rasul-ullah, [ There is no God but Allah and Muhammad is his Prophet ]. Do Almighty God as we desire, and grant us this humble prayer of ours as Thy Will alone governs all minds. Amen.

My friends! Trust in God and feel not hopeless. Do not even imagine that the minds of worldly potentates and earthly kings are beyond His control. Nay they are all sub-servant to His Holy Will. Let therefore your prayers for the welfare of your Empress in this world and the next,come from the bottom of your hearts. If you are loyal subjects remember Her Majesty in your night and morning prayers.

## اردو الفاظِ دعا

اے قادر توانا جس نے اپنی حکمت اور مصلحت سے اس محسنہ ملکہ کے زیر سایہ ایک لمبا حصّہ ہماری زندگی کا بسر کرایا۔ اور اُس کے ذریعہ سے ہمیں صدہا آفتوں سے بچایا اس کو بھی آفتوں سے بچا۔ کہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے قادر توانا! جیسا کہ ہم اس کے زیر سایہ رہ کر کئی صدموں سے بچائے گئے اس کو بھی صدمات سے بچا کہ سچی بادشاہی اور قدرت اور حکومت تیری ہی ہے۔ اے قادر توانا ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کرم کر کے ایک اور دعا کے لئے تیری جناب میں جُرأت کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھوڑا کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اُس کا خاتمہ کر۔ اے عجیب قدرتوں والے! اے عمیق تصرّفوں والے! ایسا ہی کر۔ یا الٰہی یہ تمام دعائیں قبول فرما۔ تمام جماعت کہے آمین ۔ اے دوستو۔ اے پیارو خدا کی جناب بڑی قدرتوں والی جناب ہے۔ دعا کے وقت اس سے نومید مت ہو۔ کیونکہ اس ذات میں بے انتہا قدرتیں ہیں اور مخلوق کے ظاہر اور باطن پر اس کے عجیب تصرّف ہیں۔ سو تم نہ منافقوں کی طرح بلکہ سچے دل سے یہ دعائیں کرو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ بادشاہوں کے دل خدا کے تصرّف سے باہر ہیں؟ نہیں بلکہ ہر ایک امر اسکے ارادہ کے تابع اور اسکے ہاتھ کے نیچے ہے۔ سو تم اپنی محسنہ قیصرہ ہند کیلئے سچّے دل سے دنیا کے آرام بھی چاہو۔ اور عاقبت کے آرام بھی۔ اگر وفادار ہو تو راتوں کو اُٹھکر دعائیں کرو ۔ اور صبح کو اُٹھکر دعائیں کرو۔

(جملہ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو حضرت اقدس کی کتاب تحفہ قیصریہ مطبوعہ 25 مئی 1897ء۔ مطبع ضیاء الاسلام قادیان)

## دوسری خصوصیت

حضرت مسیح موعودؑ نے جوبلی کے انعقاد سے قریباً تین ہفتہ قبل ایک کتاب ''تحفہ قیصریہ'' شائع فرمائی جس کی غرض وغایت یہ بتائی کہ:۔

''خدا ارادہ فرماتا ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ سچ کو دنیا میں پھیلا دے۔ سو میرا اصول یہ ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں ۔ ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں۔ ہمارے لئے آسمانی بادشاہی ہے ۔ ہاں نیک نیّتی سے اور سچّی خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔ لیکن اس گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت نہ صرف اس قدر ہے بلکہ چونکہ ہم اس دولت کے سایہ عاطفت کے نیچے باامن زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس دولت کے لئے ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اس کی دنیا اور آخرت کے لئے دعا بھی کریں۔''

(تحفۂ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 265)

اس شاندار کتاب کی تین جلدیں نہایت خوبصورت مجلد کرا کے اسکی ایک جلد حضرت قیصرہ ہند کے حضور بھجوانے کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو بھیجی گئی اور باقی دو نسخے وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند اور جناب لیفٹننٹ گورنر پنجاب کو تحفۃً ارسال کی گئیں۔

## تیسری خصوصیت

حضرت اقدسؑ نے اس کتاب میں امن عالم اور صلحکاری کے ایک ایسے سنہری اصول کی طرف حکومت برطانیہ کو توجہ دلائی جسکی اہمیت موجودہ عالمی ماحول میں بے حد بڑھ گئی ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

''دنیا کی بھلائی اور امن اور صلحکاری اور تقویٰ اور خدا ترسی اسی اصول میں ہے کہ ہم ان نبیوں کو ہرگز کاذب قرار نہ دیں جن کی سچائی کی نسبت کروڑ ہا انسانوں کی صدہا برسوں سے رائے قائم ہو چکی ہو۔ اور خدا کی تائیدیں قدیم سے ان کے شامل حال ہوں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ایک حق کا طالب خواہ وہ ایشیائی ہو خواہ یورپین ہمارے اس اصول کو پسند کرے گا اور آہ کھینچ کر کہے گا کہ افسوس ہمارا اصول ایسا کیوں نہ ہوا۔

میں اس اصول کو اس غرض سے حضرت ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند و انگلستان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ امن کو دنیا میں پھیلانے والا صرف یہی ایک اصول ہے جو ہمارا اصول ہے۔ اسلام فخر کرسکتا ہے کہ اس پیارے اور دلکش اصول کو خصوصیت سے اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم ایسے بزرگوں کی کسرِ شان کریں ۔ جو خدا کے فضل نے ایک دنیا کو اُن کے تابعدار کر دیا ۔ اور صدہا برسوں سے بادشاہوں کی گردنیں اُن کے آگے جھکتی چلی آئیں ؟ کیا ہمیں روا ہے کہ ہم خدا کی نسبت یہ بدظنّی کریں کہ وہ جھوٹوں کو سچوں کی شان دے کر اور سچّوں کی طرح کروڑ ہا لوگوں کا ان کو پیشوا بنا کر اور ان کے مذہب کو ایک لمبی عمر دے کر اور ان کے مذہب کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہتا ہے؟ اگر خدا ہی ہمیں دھوکا دے تو پھر ہم راست اور ناراست میں کیونکر فرق کر سکتے ہیں؟

یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے کہ جھوٹے نبی کی شان و شوکت اور قبولیت اور عظمت ایسی پھیلنی نہیں چاہیے جیسا کہ سچے کی ۔ اور جھوٹوں کے منصوبوں میں وہ رونق پیدا نہیں ہونی چاہیے جیسا کہ سچے کے کاروبار میں پیدا ہونی چاہیے۔ اسی لئے سچے کی اوّل علامت یہی ہے کہ خدا کی دائمی تائیدوں کا سلسلہ اسکے شامل حال ہو۔ اور خدا اس کے مذہب کے پودہ کو کروڑ ہا دلوں میں لگا دیوے ۔ اور عمر بخشے ۔ پس جس نبی کے مذہب میں ہم یہ علامتیں پاویں ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی موت اور انصاف کے دن کو یاد کر کے ایسے بزرگ پیشوا کی اہانت نہ کریں ۔ بلکہ سچی تعظیم اور سچی محبت کریں۔ غرض یہ وہ پہلا اصول ہے ۔ جو خدا نے ہمیں سکھلایا ہے ۔ جس کے ذریعہ سے ہم ایک بڑے اخلاقی حصّہ کے وارث ہو گئے ہیں۔''

(تحفۂ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 262-261)

## چوتھی خصوصیت

انتہا پسند، متشدّد اور نام نہاد مسلمان ملّاؤں نے جہاد کے مقدّس نام پر دہشت گردی کی جو مہم بیسویں صدی سے جاری کر رکھی ہے ساری دنیا اب اس کی لپیٹ میں آچکی ہے ۔ پہلے امریکہ نے خود افغانستان سے روسی اقتدار کے خاتمہ کے لئے اپنے ایجنٹ آمر ضیاء الحق کے ذریعہ خونی ملّاؤں کو کروڑوں ڈالر بے شمار آتشیں اسلحہ، ہیلی کاپٹر اور جنگی جہاز دیئے جس کے بعد القاعدہ اور طالبان نے افغانستان ، پاکستان سعودی عرب ہی نہیں یورپ اور امریکہ کے امن کو بھی تہ و بالا کر دیا اور اب اس مسئلہ کی سنگینی کے تصوّر سے ترقی پذیر ممالک ہی نہیں تمام بڑی بڑی سلطنتیں بھی لرزہ براندام ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا یہ عالمی احسان ہے کہ آپ نے ''تحفہ قیصریہ'' میں جہاد کے نام پر ملّاؤں کی ناپاک اور ظالمانہ تعبیر کے خلاف زبردست احتجاج فرمایا اور برٹش امپریلزم پر اسلامی جہاد کی اصل حقیقت اس شان کے ساتھ نمایاں فرمائی کہ دن ہی چڑھا دیا چنانچہ فرمایا:۔

''مجھے خدا تعالیٰ نے سمجھا دیا ہے کہ جن طریقوں کو آج کل جہاد سمجھا جاتا ہے وہ قرآنی تعلیم سے بالکل مخالف ہیں ۔ بے شک قرآن شریف میں لڑائیوں کا حکم ہوا تھا۔ جو موسیٰ کی لڑائیوں سے زیادہ معقول اور یشوع بن نون کی لڑائیوں سے زیادہ پسندیدگی اپنے اندر رکھتا تھا۔ اور اس کی بناء صرف اس بات پر تھی کہ جنہوں نے مسلمانوں کے قتل کرنے کے لئے ناحق تلواریں اٹھائیں اور ناحق کے خون کئے اور ظلم کو انتہا تک پہنچایا۔ ان کو تلواروں سے ہی قتل کیا جائے۔ مگر پھر بھی یہ عذاب موسیٰ کی لڑائیوں کی طرح بہت سختی اپنے اندر نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ جو شخص قبول اسلام کے ساتھ اگر وہ عربی ہے۔ یا جزیہ کے ساتھ اگر وہ غیر عربی ہے پناہ لیتا تھا تو وہ عذاب ٹل جاتا تھا۔ اور یہ طریق بالکل قانون قدرت کے موافق تھا ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے عذاب جو وباؤں کے رنگ میں دُنیا پر نازل ہوتے ہیں وہ صدقہ خیرات اور دعا اور توبہ اور خشوع اور خضوع کے ساتھ بیشک زوال پذیر ہو جاتے ہیں ۔ اسی وجہ سے جب شدّت سے وبا کی آگ بھڑکتی ہے تو طبعاً دنیا کی تمام قومیں دعا اور توبہ اور استغفار اور صدقہ خیرات کی طرف مشغول ہو جاتی ہے ۔ اور خدا کی طرف رجوع کرنے کے لئے ایک طبعی حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب کے نزول کے وقت طبائع انسانیہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ایک طبعی امر ہے۔ اور توبہ اور دعا عذاب کے وقتوں میں انسان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوا ہے ۔ یعنی توبہ اور استغفار سے عذاب ٹل بھی جاتا ہے۔ جیسا کہ یونس نبی کی قوم کا عذاب ٹل گیا ۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کی دعا سے کئی دفعہ بنی اسرائیل کا عذاب ٹل گیا۔ سو خدا تعالیٰ کا ان کفار کو جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں پر بہت سختی کی تھی ۔ یہاں تک کہ عورتیں اور بچے بھی قتل کئے تھے۔ تلوار کے عذاب سے شکنجہ میں گرفتار کرنا اور پھر ان کی توبہ اور رجوع اور حق پذیری سے نجات دے دینا یہ وہی خدا کی قدیم عادت ہے جس کا مشاہدہ ہر زمانہ میں ہوتا چلا آیا ہے۔

غرض ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں اسلامی جہاد کی جڑ یہی تھی کہ خدا کا غضب ظلم کرنے والوں پر


**THOMPSON & CO SOLICITORS**

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

**Contact:**

**Anas A.Khan, John Thompson Solicitors**

**1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG**

**Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005**

**Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398**

بھڑکا تھا۔لیکن کسی عادل گورنمنٹ کے سایہ معدلت کے نیچے رہ کر جیسا ہماری ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کی سلطنت ہے۔ پھراس کی نسبت بغاوت کا قصد رکھنا اس کا نام جہادنہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک نہایت وحشیانہ اور جہالت سے بھرا ہوا خیال ہے۔ جس گورنمنٹ کے ذریعہ آزادی سے زندگی بسر ہواور پورے طور پرامن حاصل ہواور فرائض مذہبی کما حقہ ادا کر سکیں اس کی نسبت بدنیّتی کوعمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے نہ جہاد۔اسی لئے 1857ء میں مفسدہ پرداز لوگوں کی حرکت کو خدا نے پسندنہیں کیا۔اور آخر طرح طرح کے عذابوں میں وہ مبتلا ہوئے ۔ کیونکہ انہوں نے اپنی محسن اور مربی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔سوخدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچّی شکرگزاری کی جائے۔سومَیں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔“

(تحفۂ قیصریہ۔روحانی خزائن جلد12 صفحہ 263-262)

## لنڈن میں مذہبی کانفرنس کی تجویز خاص

سیدنا حضرت مسیح الزمان و مہدی مسعود علیہ السلام کا یہ کارنامہ قیامت تک ہمیشہ زرّیں حروف سے لکھا جائے گا کہ اس دور میں جبکہ برطانوی حکومت کا آفتاب ساری دنیا میں پوری تابانیوں سے چمک رہا تھا اور خصوصاً برٹش انڈیا میں نام نہاد چوٹی کے مسلمان لیڈر برطانوی حکمرانوں سے لرز رہے تھے اور ان تک خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام کے مقدّس پیغام کو پہنچانے کا وہ تصوّر ہی نہ کر سکتے تھے خدا کے شیر جَرِیُ اللّٰہ فی حُلَلِ الانبیاء نے ایک نذیر مبین کی حیثیت سے ملکہ کے سامنے اسلام کی حقّانیت ثابت کرنے کے لئے لندن میں خصوصی مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز فرمائی۔ چنانچہ لکھا۔

”میں بادب ایک اور عرض کرنے کیلئے بھی جرأت کرتا ہوں کہ تواریخ سے ثابت ہے کہ قیاصرہ روم میں سے جب تیسرا قیصر روم تخت نشین ہوا اور اس کا اقبال کمال کو پہنچ گیا تو اسے اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوئی کہ دو مشہور فرقہ عیسائیوں میں جو ایک موحّد اور دوسرا حضرت مسیح کو خدا جانتا تھا باہم بحث کرادے۔ چنانچہ وہ بحث قیصر روم کے حضور میں بڑی خوبی اور انتظام سے ہوئی ۔ اور بحث کے سننے کے لئے معزز ناظرین اور ارکانِ دولت کی صدہا کرسیاں بلحاظ رتبہ و مقام کے بچھائی گئیں ۔ اور دونوں فریق کے پادریوں کی چالیس دن تک بادشاہ کے حضور میں بحث ہوتی رہی ۔ اور قیصر روم بخوبی فریقین کے دلائل کو سنتا رہا۔ اور ان پر غور کرتا رہا۔ آخر جو موحّد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا۔ وہ غالب آ گیا۔ اور دوسرے فرقہ کو ایسی شکست آئی کہ اسی مجلس میں قیصر روم نے ظاہر کر دیا کہ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ دلائل کے زور سے موحّد فرقہ کی طرف کھینچا گیا اور قبل اس کے جو اس مجلس سے اٹھے توحید کا مذہب اختیار کرلیا۔اور ان موحّد عیسائیوں میں سے ہوگیا جن کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے۔اور بیٹا اور خدا کہنے سے دستبردار ہوگیا۔اور پھر تیسرے قیصر تک ہر ایک وارث تخت روم موحّد ہوتا رہا۔اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایسے مذہبی جلسے پہلے عیسائی بادشاہوں کا دستور تھا اور بڑی بڑی تبدیلیاں ان سے ہوتی تھیں۔ ان واقعات پر نظر ڈالنے سے نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرۂ ہند دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح ایسا مذہبی جلسہ پایۂ تخت میں انعقاد فرمادیں کہ یہ روحانی طور پر ایک یادگار ہوگی۔مگر یہ جلسہ قیصر روم کی نسبت زیادہ توسیع کے ساتھ ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہماری ملکہ معظّمہ بھی اس قیصر کی نسبت زیادہ وسعت اقبال رکھتی ہیں۔ اور اس التماس کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ جب سے کہ اس ملک کے لوگوں نے امریکہ کے جلسہ مذاہب سے اطلاع پائی ہے طبعاً دلوں میں یہ جوش پیدا ہوگیا ہے کہ ہماری ملکہ معظّمہ بھی خاص لنڈن میں ایسا جلسہ منعقد فرمائیں۔تاکہ اس تقریب سے اس ملک کی خیر خواہ رعایا اور انکے رئیسوں اور عالموں کے گروہ خاص لندن پایۂ تخت میں شرف لقاءِ حضور حاصل کر سکیں۔اور اس تقریب سے ملکہ معظّمہ کی بھی اپنے برٹش انڈیا کی وفادار رعایا کے ہزارہا چہروں پر یکدفعہ نظر پڑ سکے۔اور چند ہفتہ تک لندن کے کُوچوں اور گلیوں میں ہندوستان کے معزّز باشندے سیر کرتے ہوئے نظر آئیں۔

ہاں یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ مذاہب میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ دوسروں سے کچھ تعلق نہ رکھے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ جلسہ بھی ہماری ملکہ معظّمہ کی طرف سے ہمیشہ کیلئے ایک روحانی یادگار رہو گا۔اور انگلستان جس کے کانوں تک بڑی خیانتوں کے ساتھ اسلامی واقعات پہنچائے گئے ہیں ایک سچے نقشہ پر اطلاع پاجائے گا۔ بلکہ انگلستان کے لوگ ہر ایک مذہب کی سچّی فلاسفی سے مطلع ہوجائیں گے۔

یہ بات بھروسہ کرنے کے لائق نہیں ہے کہ پادریوں کے ذریعہ سے ہندوستان کے مذاہب کی حقیقت انگلستان کو پہنچتی رہتی ہے۔کیونکہ پادریوں کی کتابیں جن میں وہ دوسرے مذاہب کا ذکر کرتے ہیں۔اس کثیف نالی کی طرح ہیں جس کا پانی بہت سی میل کچیل اور خس وخاشاک ساتھ رکھتا ہے۔پادری صاحبان سچائی کی حقیقت کو کھولنا نہیں چاہتے بلکہ چھپانا چاہتے ہیں۔اور انکی تحریروں میں تعصّب کی ایسی رنگ آمیزی ہے جس کی وجہ سے انگلستان تک مذاہب کی اصل حقیقت پہنچنا مشکل بلکہ محال ہے۔ اگر ان میں نیک نیّتی ہوتی تو وہ قرآن پر ایسے اعتراض نہ کرتے جو موسیٰ کی توریت پر بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کو خدا کا خوف ہوتا۔ تو وہ ان کتابوں کو اعتراض کے وقت تمسّک بہانہ ٹھراتے جو مسلمانوں کے نزدیک غیر مسلّم اور یقینی سچائیوں سے خالی ہیں۔اس لئے انصاف یہی حکم دیتا ہے کہ اگر سارا یورپ فرشتہ سیرت بھی ہو مگر پادری اس سے مستثنیٰ ہیں۔ یورپ کے عیسائی جو اسلام کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اس کا یہی سبب ہے کہ قدیم سے یہی پادری صاحبان خلاف واقعہ قصّوں کو پیش کر کے تحقیق کا سبق ان کو دیتے چلے آئے ہیں۔

ہاں میں قبول کرتا ہوں کہ بعض نادان مسلمانوں کا چال چلن اچھا نہیں اور نادانی کی عادات ان میں موجود ہیں ۔ جیسا کہ بعض وحشی مسلمان ظالمانہ خونریزیوں کا نام جہاد رکھتے ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ رعیّت کا عادل بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنا اس کا نام بغاوت ہے نہ کہ جہاد۔اور عہد توڑنا اور نیکی کی جگہ بدی کرنا اور بے گناہوں کو مارنا اس حرکت کا مرتکب ظالم کہلاتا ہے نہ غازی۔

سو یہ خیالات پادریوں کی بدفہمی سے پیدا ہوئے ہیں۔خدا کی کتاب میں اس کا نشان نہیں۔خدا کا کلام ظالمانہ تلوار اُٹھانے والوں کے لئے تلوار کی سزا بیان فرماتا ہے نہ کہ امن قائم کرنے والوں رعیّت پرور اور ہر ایک قوم کو آزادی کے حقوق دینے والوں کی نسبت سرکشی کی تعلیم کرتا ہے ۔ خدا کی کلام کو بدنام کرنا یہ بد دیانتی ہے۔لہذا انسانوں کی بھلائی کے لئے یہ بات نہایت قرین مصلحت ہے کہ جناب قیصرہ ہند کی طرف سے اصلیت مذاہب شائع کرنے کے لئے جلسہ مذاہب ہو۔“

## کانسٹنٹائن فرسٹ شاہِ قسطنطنیہ کے مباحثہ کا احوال

آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہی کے قلم مبارک سے قیصر روم شاہ قسطنطنیہ کے مباحثہ کی تفصیل پر روشنی ڈالی جاتی ہے تا احمدیت کی موجودہ نسل پر بھی عیاں ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے رفقاء کی دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جاسکتیں اگر ملکہ وکٹوریہ نے قبول اسلام کا کھلے طور پر اعلان نہیں کیا تو خدا کے فرشتے مستقبل میں برطانیہ ہی نہیں دنیا بھر کے غیر مسلم حکمرانوں کو اسلام اور اس کی پیش کردہ توحید کے آستانہ پر لا سکتے ہیں ۔

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

حضرت اقدس علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔:

” تیسری صدی کے بعد کانسٹنٹائن فرسٹ قسطنطنیہ کے بادشاہ نے اڑھائی سو بشپ کو جمع کر کے اپنے اجلاس میں موحّد عیسائیوں اور تین اقنوم کے قائل عیسائیوں کا باہم مباحثہ کرایا تھا ۔ اور آخر کار فرقہ موحدین کو ڈگری دی تھی ۔اور خود ان کا مذہب بھی قبول کرلیا تھا۔“ (انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد11 صفحہ 39)

نیز لکھتے ہیں۔:

”عیسائیوں میں تثلیث کا مسئلہ تیسری صدی کے بعد ایجاد ہوا ہے ۔ جیسا کہ ڈریپر بھی اپنی کتاب میں بڑے بڑے علماء کے حوالہ سے لکھتا ہے موجد اس مسئلہ کا بشپ اتھاناسی اس الگزنڈرائن تھا جو صدی سوم کے بعد ہوا ہے ۔ جب اس نے یہ مسئلہ شائع کرنا چاہا تو اسی وقت بشپ اریَس اس کا منکر کھڑا ہوگیا۔اور یہانتک اس مباحثہ میں عوام اور خواص کا مجمع ہوا کہ روم کے بادشاہ تک خبر پہنچ گئی۔اتفاقاً اس کو مباحثات سے دلچسپی تھی۔اس نے چاہا کہ اس اختلاف کو اپنے حضور میں ہی فریقین کے علماء سے رفع کراوے ۔چنانچہ اس کے اجلاس میں بڑی سرگرمی سے یہ مباحثات ہوئے اور نہایت لطف کے ساتھ کونسل کی کرسیاں بچھیں اور مناظرہ کرنے والے دوسو پچاس (250) نامی پادری تھے۔آخر موحّدین کا فرقہ جو یسوع کو محض انسان اور رسول جانتا تھا۔ غالب آیا۔ اسی دن بادشاہ نے یونی ٹیرین کا مذہب اختیار کیا اور چھ بادشاہ اس کے بعد موحّد رہے۔چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی ﷺ نے خط لکھا تھا جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے وہ بھی موحّد ہی تھا۔اُس نے قرآن کے اس مضمون پر اطلاع پا کر کہ مسیح صرف انسان ہے تصدیق کی۔جیسا کہ نجاشی نے بھی جو عیسائی بادشاہ تھا قسم کھا کر کہا کہ یسوع کا رتبہ اس سے ذرّہ زیادہ نہیں جو قرآن نے اُس کی نسبت لکھا ہے مگر نجاشی اس کے بعد کھلا کھلا مسلمان ہوگیا“

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد11 صفحہ 40-39 مع حاشیہ )

## پُرشوکت پیشگوئی

یہاں یہ تذکرہ ضروری ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1903ء کے آخر میں پُرزور الفاظ میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ۔:

”ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا“۔

(تذکرۃ الشہادتین, روحانی خزائن جلد20 صفحہ 67)

## ”تحفہ قیصریہ“ کا شدید ردّعمل
## ناکام خونی سازش

کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ شہ لولاک خاتم الانبیاء ﷺ کے بے مثال غیوّر عاشق تھے پادریوں کے پُر دجل وفریب خوفناک لٹریچر کو دیکھ کر جہاں مسلمانان برٹش انڈیا کے مذہبی لیڈروں کے اوسان خطا ہو رہے تھے وہاں حضرت مسیح موعودؑ نے مسلسل دس سال قلمی ولسانی جہاد کر کے تثلیث پرستوں کے سحر کو پاش پاش کر دیا اور ناقابل تردید دلائل وبیّنات اور پے در پے آسمانی نشانوں سے ان پر اتمام حجت کر دی اور پھر ”تحفہ قیصریہ“ جیسی باطل شکن کتاب کی اشاعت سے مُردہ پرستوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دیا جس نے ہندوستان بھر کے تمام پادریوں کے تن بدن میں آگ لگادی اور تحفہ قیصریہ کے منظر عام پر آنے کے صرف چند ہفتے بعد 15 جولائی 1897ء کو ان گستاخان رسولؐ نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف مقدمہ اقدام قتل کے ذریعہ ایک خونی سازش کی جس کے لئے جہلم کے ایک اوباش عبدالحمید گکھڑ کو اپنا آلہ بنایا اور بیاس میں سکاچ مشن کے پادریوں (عبدالرحیم ،وارث دین اور پریم داس) نے 22 سے 31 جولائی 1897ء تک نہایت فریب کاری سے اس پر سخت دباؤ ڈالا ،برین واشنگ کی۔ازاں بعد اسے امرتسر لائے اور ڈاکٹر خیرالدین کے مکان پر نظر بند کر دیا اور سخت دھمکیاں دیتے ہوئے اسے یہ پڑھایا کہ تم ڈپٹی کمشنر امرتسر کے روبرو یہ بیان دینا کہ مرزا صاحب نے بھیجا ہے کہ ڈاکٹر کلارک کو پتھر سے ماردو۔تمام منصوبہ امرتسر کے ڈاکٹر ہنری کلارک کا تیّار کردہ تھا چونکہ عبدالحمید پادریوں کے شکنجے میں تھا اس لئے اس نے یکم اگست 1897ء کو اے ای مارٹینو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع امرتسر کے سامنے یہی بیان دیا (کتاب البریہ طبع اوّل صفحہ 157) اس کے بعد اسے وکٹوریہ جوبلی کے دوران قادیان بھجوا دیا گیا جہاں وہ ہندوؤں کے پاس رہا اور ہندوؤں نے مقدمہ میں پیش کرنے کے لئے کئی مصنوعی گواہ بنا دئے اور چونکہ ہندو

باقی صفحہ16 پر ملاحظہ فرمائیں

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## حضرت ابن عربیؒ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم نومبر 2006ء میں حضرت ابن عربیؒ کے بارہ میں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ قبل ازیں 6 دسمبر 1996ء کے الفضل انٹرنیشنل کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں بھی حضرت ابن عربیؒ کا تعارف پیش کیا جا چکا ہے۔

شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی بن محمد المعروف ابن عربی، اندلس کے شہر مرسیہ (Murcia) میں 17 رمضان المبارک 560 ہجری بمطابق 28 جولائی 1165ء کو پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد کا نام علی بن محمد العربی تھا اور اسی نسبت سے آپ کا نام ابن عربی تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب 15 واسطوں سے نبی کریمؐ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مرید تھے۔ جب ان کے اولاد نہ ہوئی تو انہوں نے اپنے شیخ سے درخواست دعا کی۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے دعا کی تو الہام ہوا کہ ان کے اولاد نہیں ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص ان کو اولاد ھبہ کر دے تو ممکن ہے۔ حضرت غوث الاعظم نے فرمایا کہ میرے صلب میں ایک لڑکا ہے۔ میں نے تمہیں ھبہ کیا۔ انشاءاللہ وہ امت محمدیہ میں جلیل القدر ولی ہوگا۔ اور اس کی پیدائش پر اس کا نام محمد رکھنا۔ چنانچہ جب ان کے ہاں ولادت ہوئی تو وہ اس بچہ کو حضرت غوث الاعظم کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ میرا لڑکا ہے، انشاءاللہ ولی کامل ہوگا۔

شیخ اکبر ابن عربی کے جدامجد عرب کے مشہور قبیلہ طے کے سردار حاتم طائی تھے۔ اندلس میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام کے بعد ابن عربی کا خاندان وہاں آ کر آباد ہوا۔ ان کے باپ دادا بھی علماء میں سے تھے اور تصوف کے سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابن عربی اپنے والد کی کرامت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے رحلت سے پندرہ روز قبل مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ فلاں دن میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں گا۔ میں نے عرض کی خدا آپ کا یہ سفر آسان کر دے اور اپنا دیدار مبارک فرمائے۔ وہ اس پر خوش ہوئے اور دعا دی۔

اموی دور حکومت میں مرسلہ بڑے علمی مراکز میں سے ایک تھا جہاں ابن عربی نے ابتداء میں بڑے جید علماء سے اکتساب فیض کیا۔ آٹھ برس وہاں قیام کے بعد جب اندلس پر موحدوں کا قبضہ ہوا تو ان کا خاندان ہجرت کر کے اشبیلیہ آ گیا۔ جہاں ان کے والد کو اشبیلیہ کے امیر کے پاس معزز عہدہ مل گیا۔ اس عرصہ میں آپ تحصیل علم کے لئے ہمہ تن مصروف رہے اور نامور اساتذہ سے اکتساب فیض کیا۔ بعض بزرگوں سے حدیثیں سنیں اور روایت کی اجازت لی جن کی تعداد 70 تک پہنچتی ہے۔ جب ابن عربی کے علم و عرفان کا چرچا اندلس میں پھیلنا شروع ہوا تو مشہور فلسفی ابن رشد نے بھی ان سے ملاقات کی اور ابن عربی کی غیرمعمولی لیاقت و قابلیت کو تسلیم کر لیا۔

598ھ میں شیخ الاکبر مکہ گئے اور وہاں کے بزرگ علماء سے مصاحبت رکھی۔ 601ھ میں آپؒ مشرقی ممالک کے طویل سفر پر روانہ ہوئے۔ دوران سفر علماء و مشائخ سے ملتے رہے اور تصنیف و تالیف کے کام بھی جاری رہے۔ بغداد، موصل، قونیہ، دمشق، قاہرہ اور مصر کے سفر کئے۔

ابن عربیؒ اپنے تصوف کے حوالہ سے یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند فقراء کو مصر میں ایک بندہ خدا نے دعوت دی۔ اکثر مشائخ جمع تھے، روٹی لائی گئی۔ وہاں ایک شیشہ کا برتن جو پیشاب کے لئے صاحب خانہ لایا تھا مگر وہ استعمال میں نہیں لایا گیا تھا۔ اس میں بھی کھانے کی چیز لائی گئی۔ اس پر اس برتن نے زبان حال سے کہنا شروع کر دیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ان بزرگوں کا کھانے کا برتن بنا دیا تو میں نہیں چاہتا کہ آئندہ پیشاب کا برتن بنوں یہ کہہ کر وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ میں نے مشائخ سے پوچھا: تم نے سنا جو برتن نے کہا۔ انہوں نے کہا: ہاں ہم نے سنا برتن کہتا ہے کہ ان عمدہ لوگوں نے جب مجھ میں کھایا میں نہیں چاہتا کہ آئندہ پیشاب کے لئے استعمال کیا جاؤں اس لئے ٹوٹ گیا۔ میں نے کہا اس برتن نے تو یہ کہا ہے کہ: اے بندگان خدا جب تمہارے دلوں کو خدا نے اپنے لئے منتخب کیا ہے اور ایمان شہودی سے نوازا ہے تو تمہیں چاہئے کہ تم اس دل کو گناہوں کی نجاست کا محل نہ بناؤ نہ حُبّ دنیا کا مسکن۔ ورنہ میری طرح ٹوٹ جاؤ یعنی مر جاؤ۔

ابن عربیؒ کی وفات دمشق میں 75 برس کی عمر میں 9 نومبر 1240ء کو ہوئی اور دمشق میں ہی تدفین ہوئی۔

تالیف و تصنیف کی کثرت کے اعتبار سے اسلامی تاریخ میں ابن عربیؒ نے سب سے زیادہ عظیم الشان علمی ذخیرہ چھوڑا ہے۔ مشہور جرمن مستشرق بروحکمان نے ابن عربی کو دنیا کا سب سے زیادہ زرخیز دماغ رکھنے والا وسیع الخیال مصنف قرار دیا ہے۔ شیخ الاکبر خود لکھتے ہیں کہ میں نے کبھی مقصد و ارادہ کے تحت نہیں لکھا بلکہ التہاب الٰہی قسم کا الہام مجھے اپنے تصرف میں لے لیتا ہے اور پھر جو کچھ مجھ پر منکشف ہوتا ہے، وہ میں ذہن سے صفحہ قرطاس پر منتقل کر دیتا ہوں۔ میری سب تحریریں غیرارادی طور پر لکھی گئی ہیں۔ بعض تحریریں میں نے خاص خدائی حکم کے تحت خواب یا الہام کے ذریعہ لکھیں۔

ابن عربی کی کتب کی تعداد 500 تک جاتی ہے لیکن ''فتوحات مکیہ'' اور ''فصوص الحکم'' بہت معروف ہیں اور جامع مضامین اپنے اندر رکھتی ہیں۔ حضرت ابن عربیؒ نے متعدد آیات کی تفسیر میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار اپنی کتب میں ابن عربی کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں: ''یہ پیشگوئی ایک دُور دراز زمانہ سے چلی آتی ہے کہ آخری کامل انسان آدم کے قدم پر ہوگا تا دائرہ حقیقت آدمیہ پورا ہو جائے۔ اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن العربی نے فصوص الحکم میں فصّ شیث میں لکھا ہے...... یعنے کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا۔ اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے۔ اور اس کو وہ علوم اور اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے۔ اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔ یعنے اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس فقرہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا۔ اور اُس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اُس سے پہلے نکلے گی۔ اور وہ اُس کے بعد نکلے گا۔ اُس کا سر اُس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا یعنے دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر۔ اور اس کے پیروں کے بعد بلاتوقف اس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی)۔...... اور یاد رہے کہ اگر شیخ اس پیشگوئی میں بجائے شیث کے مسیح موعود کو آدم سے مشابہت دیتا تو بہتر تھا۔ کیونکہ قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 482-485)

ابن عربی کے اس کشف کا ذکر حضرت اقدسؑ نے اپنی کتاب ''چشمۂ معرفت'' میں بھی فرمایا ہے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: شیخ محی الدین ابن عربی کہتے ہیں کہ اہل ولایت بذریعہ کشف آنحضرت صلعم سے احکام پوچھتے ہیں اور ان میں سے جب کسی کو کسی واقعہ میں حدیث کی حاجت پڑتی ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے ہیں۔ اور آنحضرتؐ جبرئیل سے وہ مسئلہ جس کی ولی کو حاجت ہوتی ہے پوچھ کر اس ولی کو بتا دیتے ہیں یعنی ظلی طور وہ مسئلہ بہ نزول جبرئیل منکشف ہو جاتا ہے۔ پھر شیخ ابن عربی نے فرمایا ہے کہ ہم اس طریق سے آنحضرت صلعم سے احادیث کی تصحیح کرا لیتے ہیں بہتیری حدیثیں ایسی ہیں جو محدثین کے نزدیک صحیح ہیں اور وہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں۔ اور بہتیری حدیثیں موضوع ہیں اور آنحضرتؐ کے قول سے بذریعہ کشف کے صحیح ہو جاتی ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 177)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی حضرت ابن عربیؒ کا یہ کشف بیان فرمایا ہے جس میں ابن عربیؒ نے ایسے اجنبی لوگوں کو طواف کرتے دیکھا جو ایسے آدم کی اولاد تھے جن کو وفات پائے چالیس ہزار سال سے کچھ زیادہ عرصہ گزر چکا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے تفسیر قرآن کے دوران آپؒ کی تفسیر کا بھی حوالہ دیا۔ ایک بار فرمایا: ''شیخ محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ میں نے جتنی دفعہ الحمد شریف پڑھا ہے ہر دفعہ اس کے نئے معنے میری سمجھ میں آئے ہیں میں اگرچہ ایسا دعویٰ تو نہیں کر سکتا مگر میں نے بغور دیکھا ہے اور میرا اعتقاد ہے کہ سارا قرآن مجید الحمد شریف کے اندر ہے۔ الحمد متن ہے اور قرآن شریف اس کی شرح ہے۔ (حقائق الفرقان جلد اول ص 8)

پھر فرماتے ہیں: پھر حضرت شیخ ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ غیراللہ کے لئے شعر کہنا مَا اھل لغیر اللّٰہ سے ہے کیونکہ نیت کا اثر چیزوں میں ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہیں حکم کئے گئے وہ لوگ مگر اس بات کا کہ عبادت و پرستش کریں اللہ کی صرف اس کے لئے خالص کرنے والے ہوں اپنے دین کو۔ ہم نے اپنی کتاب میں ایسے شعروں سے پرہیز کیا ہے جو کسی محبوب مجازی کے حق میں یا غیراللہ کے لئے وہ شعر بولے گئے کیونکہ وہ ما اھل لغیر اللّٰہ ہیں اور وہ حرام ہیں۔ دوم ان تمام سوختنی قربانیوں سے روک دیا گیا ہے جو اشیاء آگ میں تباہ کی جاتی ہیں...... تیسری وہ تمام قربانیاں موقوف کر دیں جن میں یہ خیال پیدا ہو سکے کہ وہ تراکیب ہمارے گناہوں بدکاریوں، نافرمانیوں کا کفارہ ہوں گی۔ (حقائق الفرقان جلد دوم ص 77)

## مکرم سردار رفیق احمد صاحب

حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحبؓ سابق مہر سنگھ کے پوتے اور محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کے دوسرے بیٹے محترم سردار رفیق احمد صاحب 15/اگست 2006ء کو لندن میں 67 سال کی عمر میں برین ہیمرج کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین قطعہ موصیان مورڈن میں عمل میں آئی۔ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/نومبر 2006ء میں مکرم سردار رفیق احمد صاحب کے بارہ میں ان کے بہنوئی مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کو افریقی ممالک میں خدمت کے مواقع ملے۔ مکرم سردار رفیق احمد صاحب اپنی ابتدائی تعلیم کے بعد کینیا میں سکول ٹیچر ہو گئے۔ آپ کینیا کی نیشنل ہاکی ٹیم میں بھی شامل رہے۔ آپ کی والدہ اور دیگر بہن بھائی 1960ء کے لگ بھگ ربوہ آ گئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ بھی ربوہ آ گئے اور یہاں اپنی تعلیم کا ازسرنو آغاز کیا۔ ایم اے کرنے کے بعد نصرت جہاں سکیم میں لائبیریا کے لئے منتخب ہوئے اور کئی سال وہاں ہیڈ ماسٹر رہے۔ 1989ء میں آپ مستقل رہائش کے لئے لندن چلے گئے۔ وہاں بھی کسی سکول میں تدریس جاری رکھی اور خدمت دین بھی کرتے رہے۔ انگلستان کی نیشنل عاملہ میں وقف نو کے سیکرٹری بھی رہے اور بوقت وفات جماعت انگلستان کے انسپکٹر مال تھے۔

لائبیریا میں ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کسی دورہ کے دوران سردار رفیق احمد صاحب کی موجودگی میں کسی افریقن بھائی نے اپنی بچی کا نام عطا کرنے کی درخواست کی تو حضورؒ نے فرمایا کہ میری والدہ کا نام بھی مریم ہے اور سردار رفیق احمد کی بہن کا نام بھی مریم ہے، اس لئے آپ بھی اپنی بچی کا نام مریم رکھ لیں۔ اس کلام کے پیچھے حضور کی محبت کارفرما نظر آتی ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21/دسمبر 2006ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالسلام صاحب کی ایک طویل نظم ''ماہ دسمبر اور جلسہ سالانہ کی یادیں'' سے انتخاب پیش ہے:

دسمبر کا مہینہ سینکڑوں یادوں کا مخزن ہے
مرا سینہ کئی بسری ہوئی باتوں کا مدفن ہے
مجھے وہ جلسہ سالانہ کا منظر یاد آتا ہے
لہو مجھ کو رُلاتا ہے مرا دل بیٹھ جاتا ہے
یہی بستی ہوا کرتی تھی خاص و عام کی منزل
بنا کرتا تھا ربوہ مختلف اقوام کی منزل
وہ بارش علم و عرفاں کی ، وہ تقریروں پہ تقریریں
وہ منظر روح افزا ، ولولہ انگیز تکبیریں
وہ نقشہ میری آنکھوں میں ہے پھرتا خواب کی صورت
تڑپ اٹھتا ہوں یا ربّ ماہیٔ بے آب کی صورت
مجھے پختہ یقیں ہے کہ وہ دن پھر لوٹ آئیں گے
وہ دیں گے اجر بالآخر کہاں تک آزمائیں گے

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
**7th March 2008 – 13th March 2008**

*Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344*

## Friday 7th March 2008

| | |
|---|---|
| 00:05 | Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News |
| 00:55 | Al Maa'idah |
| 01:25 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 30th October 1997. |
| 02:30 | Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Mauritius. |
| 03:10 | Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th November 1997. |
| 04:15 | MTA Variety: speech delivered by Sahibzada Mirza Ghulam Ahmad on the upbringing of Children. |
| 05:00 | Moshaairah: an evening of poetry. |
| 06:05 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 07:05 | Children's Class with Huzoor, recorded on 26th May 2007. |
| 08:05 | Le Francais C'est Facile: Lesson no. 82. |
| 08:30 | Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the Holy Prophet Muhammad's (saw) love for Allah. |
| 09:35 | Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no. 3, recorded on 11th February 1994. |
| 10:15 | Indonesian Service |
| 11:05 | Seerat Sahaba Rasool (saw) |
| 11:55 | Tilaawat & MTA News |
| 13:00 | Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh. |
| 14:20 | Dars-e-Hadith |
| 14:30 | Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at. |
| 15:20 | Seerat Sahaba Rasool (saw) [R] |
| 16:05 | Friday Sermon [R] |
| 17:25 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th November 1997. |
| 18:30 | Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. |
| 20:35 | MTA International News Review Special |
| 21:10 | American Museum of Natural History: a documentary featuring a visit to the museum. |
| 21:50 | Friday Sermon [R] |
| 23:10 | Urdu Mulaqa'at: Session no. 3 [R] |

## Saturday 8th March 2008

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News |
| 01:05 | Le Francais C'est Facile: lesson no. 82 |
| 01:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th November 1997. |
| 02:40 | Interview: an interview with the poet Liaqat Ali Asim, hosted by Ahmad Mubarak. |
| 03:50 | Friday Sermon: recorded on 7th March 2008. |
| 05:20 | Urdu Mulaqa'at: Session no. 3, recorded on 11th February 1994. |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 07:00 | Children's Class with Huzoor. Recorded on 26th May 2007. |
| 08:00 | Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood |
| 09:00 | Friday Sermon: rec. 07/03/08 [R] |
| 09:35 | Ken Harris Oil Painting: Part 1. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:00 | French Service |
| 12:00 | Tilaawat & MTA News |
| 13:05 | Bangla Shomprochar |
| 14:05 | Intikhab-e-Sukhan |
| 15:05 | Children's Class [R] |
| 16:05 | Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid. |
| 16:45 | Mosha'airah: an evening of poetry |
| 17:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th November 1997. |
| 18:30 | Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. |
| 20:35 | International Jama'at News |
| 21:05 | Children's Class with Huzoor, recorded on 26th May 2007. |
| 22:05 | Pakistan National Assembly: Urdu programme with Dost Muhammad Shahid. |
| 22:55 | Friday Sermon: recorded on 7th March 2008. |

## Sunday 9th March 2008

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 01:00 | Seerat Sahabah Hadhrat Masih-e-Maud: Hadhrat Master Atta Mohammad (ra). |
| 01:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th November 1997. |
| 02:30 | Friday Sermon: rec. 07/03/08 |
| 03:30 | Ken Harris Oil Painting |
| 04:10 | Question and Answer Session [R] |
| 05:30 | Seerat Sahabah Hadhrat Masih-e-Maud [R] |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 07:05 | Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 27th May 2007. |
| 08:25 | MTA Travel: Niagara Falls |
| 08:50 | Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Mauritius. |
| 09:40 | Learning Arabic: Lesson no. 14 |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 10:55 | Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th May 2007. |
| 12:05 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 13:05 | Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at. |
| 14:05 | Friday Sermon: Rec. 7th March 2008. |
| 15:10 | Bustan-e-Waqfe Nau [R] |
| 16:25 | Learning Arabic: lesson no. 14 [R] |
| 16:50 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th May 1998. |
| 17:55 | An American Journey: a visit to American National Parks and the Grand Canyon. |
| 18:30 | Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. |
| 20:30 | MTA International News Review |
| 21:05 | Bustan-e-Waqfe Nau [R] |
| 22:20 | MTA Travel [R] |
| 22:50 | Huzoor's Tours [R] |
| 23:35 | Seerat-un-Nabi (saw) |

## Monday 10th March 2008

| | |
|---|---|
| 00:15 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News |
| 02:10 | MTA Travel: Niagara Falls |
| 02:40 | Friday Sermon: rec. 7th March 2008. |
| 03:50 | Learning Arabic: lesson no. 14 |
| 04:10 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th May 1998. |
| 05:25 | Seerat-un-Nabi (saw) |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class held with Huzoor. Recorded on 10th June 2007. |
| 08:10 | Le Francais C'est Facile: lesson no. 91 |
| 08:30 | Spotlight: an Urdu speech by Shabir Ahmad on the topic of the differences between Ahmadiyyat and other Muslim Sects. |
| 09:05 | Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th August 1998. |
| 10:05 | Indonesian Service |
| 11:20 | Medical Matters: hosted by Dr Ahmad Imran. |
| 12:00 | Tilaawat & MTA News |
| 12:55 | Bangla Shomprochar |
| 14:10 | Friday Sermon: recorded on 19/01/2007 |
| 15:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R] |
| 16:15 | Rencontre Avec Les Francophones [R] |
| 17:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st November 1997. |
| 18:35 | Arabic Service |
| 19:35 | Spotlight [R] |
| 20:30 | MTA International Jama'at News |
| 21:05 | Medical Matters [R] |
| 21:40 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R] |
| 22:50 | Friday Sermon [R] |

## Tuesday 11th March 2008

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review |
| 00:50 | Le Francais C'est Facile: lesson no. 91 |
| 01:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st November 1997. |
| 02:30 | Friday Sermon: rec. 19th January 2007. |
| 03:20 | Medical Matters: hosted by Dr Ahmad Imran |
| 04:10 | Rencontre Avec Les Francophones |
| 05:25 | Spotlight |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News |
| 07:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor, recorded on 2nd June 2007. |
| 08:10 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st May 1998. Part 1. |
| 09:05 | Islamic Reformation and Revival: current affairs programme discussing Islam in the modern world. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Sindhi Service |
| 12:00 | Tilaawat, Dars & MTA News |
| 13:00 | Bangla Schomprochar |
| 14:05 | Jalsa Salana Germany 2004: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 1st August 2004. |
| 15:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R] |
| 16:15 | Question and Answer session [R] |
| 17:25 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th November 1997. |
| 18:30 | Arabic Service |
| 19:45 | MTA International News Review Special |
| 20:40 | Islamic Reformation and Revival [R] |
| 21:35 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R] |
| 22:40 | Jalsa Salana Germany 2004 [R] |
| 23:30 | MTA Travel: a visit to Malta. |

## Wednesday 12th March 2008

| | |
|---|---|
| 00:00 | Tilaawat, Dars & MTA News |
| 01:10 | Learning Arabic: lesson no. 15 |
| 01:50 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th November 1997. |
| 02:55 | Islamic Reformation and Revival |
| 03:55 | Question and Answer Session |
| 04:55 | Jalsa Salana Germany 2004. |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-hadith & MTA News |
| 07:05 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor recorded on 3rd June 2007. |
| 08:10 | Seerat Hadhrat Masih Maood |
| 08:55 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st May 1998. Part 2. |
| 09:50 | Indonesian Service |
| 10:50 | Swahili Service |
| 12:00 | Tilaawat & MTA News |
| 12:45 | Bangla Shomprochar |
| 13:50 | From the Archives: Friday sermon recorded on 14th February 1986. |
| 14:55 | Jalsa Salana UK: speech delivered by Bashir Orchard about the spiritual resemblance between the Promised Messiah (as) and Jesus Christ, recorded on 12th August 1989. |
| 15:35 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R] |
| 16:40 | Seerat Hadhrat Masih Maud (as) |
| 17:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 344, recorded on 18th November 1997. |
| 18:30 | Arabic Service |
| 19:20 | Question & Answer Session |
| 20:20 | MTA International Jamaat News |
| 21:00 | Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R] |
| 22:00 | Jalsa Salana UK 1989 Speech [R] |
| 22:50 | From the Archives [R] |

## Thursday 13th March 2008

| | |
|---|---|
| 00:05 | Tilaawat, Documentary & MTA News Review |
| 01:15 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 344, recorded on 18th November 1997. |
| 02:35 | Hamaari Kaaenaat |
| 03:00 | Fraser Island |
| 03:35 | From the Archives |
| 04:50 | Hooa Main Teray Fazaloon Ka Munadi: Urdu programme with students who have achieved exceptional results. |
| 05:25 | Jalsa Salana UK 1989 Speech |
| 06:00 | Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News |
| 07:10 | Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor, recorded on 9th June 2007. |
| 08:25 | English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session no. 18, recorded on 22nd May 1994. |
| 09:40 | Pushto Service: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw). |
| 09:55 | Indonesian Service |
| 10:55 | Friday Sermon: recorded on 27th May 2005. |
| 12:00 | Tilaawat & MTA News |
| 13:00 | Bangla Shomprochar: Bengalis translation of Friday sermon recorded on 07/03/2008. |
| 14:10 | Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 214, recorded on 19th November 1997. |
| 15:10 | English Mulaqa'at [R] |
| 16:10 | Friday Sermon: delivered on 27/05/05. [R] |
| 17:30 | Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session no. 338, recorded on 19th November 1997. |
| 18:30 | Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif. |
| 20:30 | MTA Interntional News Review |
| 21:05 | Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 214, recorded on 19th November 1997. |
| 22:15 | Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India |
| 22:50 | Jamia Ahmadiyya UK Class [R] |

****Please note MTA2 3ill be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

**Al Fazl International Weekly, London**

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 29 February, 2008 | Issue No. 09

# حاصل مطالعہ

ڈاکٹر طارق احمد مرزا(آسٹریلیا)

## حکایات اسلاف دیوبند

قارئین الفضل انٹرنیشنل کی دلچسپی کے لئے کتاب ’’حکایات اسلافِ دیوبند‘‘مکمل۔(مرتب: مولانا اعجازاحمد خان سنگھانوی۔ ترتیبِ نو:ڈاکٹر نواز دیوبندی ایم اے، پی ایچ ڈی۔مطبوعہ:نواز پبلیکیشنز دیوبندضلع سہارنپور یوپی انڈیا247554) سے کچھ اقتباسات ہمارے عناوین کےساتھ پیش خدمت ہیں:

### ’’حکومت قائمہ کےخلاف شورش وبغاوت جائزنہیں‘‘

’’مولوی محبوب علی صاحب دہلوی مرحوم ابتداء میں حضرت سیداحمد شہیدؒ کی جہادی مہم میں شریک تھے لیکن بعد میں اپنے بعض اختلافی نقاطِ نظر کی وجہ سے دہلی واپس آگئے تھے ۔غدر کے ہنگامہ میں مولوی صاحب کافتویٰ تھا کہ:۔

’’حکومت قائمہ کےخلاف شورش وبغاوت جائزنہیں‘‘

جب ہنگامہ فروہوا تو اپنے اس فتویٰ کے صلہ میں انگریزی حکومت کی طرف سے گیارہ گاؤں کا وثیقہ پیش ہوا کہ تمہیں یہ جاگیریں حکومت کی طرف سےعطاہوئی ہیں۔

مولوی محبوب علی صاحب نے وثیقہ لے کر اسی انگریز افسر کے سامنے پھاڑ دیا جس نے وثیقہ پیش کیا تھا۔غصہ میں کہہ رہے تھے کہ:۔

’’میں نے جو کچھ کیا تمہارے لئےنہیں کیا تھا بلکہ میرے نزدیک مسئلہ کی شکل ہی وہی تھی۔‘‘

(روایات اسلاف دیوبند صفحہ 366 بحوالہ حاشیہ 10 سوانح قاسمی جلددوم)

### عربی مرثیہ سے زمانۂ جاہلیت کی مہک

’’علامہ علی مصری حنبلی صحیحین کےتقریباً حافظ تھے۔ مصر سے سورت آئے ، وہاں سے دہلی (اور پھر دیوبند)۔عصر کی نماز کے بعد چندعرب طلبہ ان کو لے کر باہر سیر کے لئے نکلے۔ایک صاحب نے علّامہ علی کے ہاتھ میں’’ماہنامہ القاسم‘‘ کاوہ نمبر دیا جس میں شاہ صاحب (یعنی مولانا انور شاہ۔ناقل) کا عربی قصیدہ مرثیہ حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ العزیز درج تھا، چالیس ابیات پر مشتمل ہے،علامہ نے دیکھا تو فوراً فرمایا:

’’......اس قصیدہ سے زمانۂ جاہلیت کی مہک آرہی ہے۔......‘‘

(حکایات اسلاف دیوبند صفحہ 163-164)

### نسل درنسل طریقِ اصلاح

’’ایک مرتبہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی چارپانچ سال کی چھوٹی بچی نے کوئی غلطی کی۔حضرت نے اس کی اصلاح کے لئے تھپڑ ماردیا۔پاس ہی لڑکی کی دادی بیٹھی ہوئی تھیں۔انہوں نے جوتا اٹھایا اور چار پانچ جوتے ماردیئے۔جب مار چکیں تو مولانا کہنے لگے:

بی بی تھک گئی لو(اماں تھک گئی ہیں؟)

یعنی مطلب یہ تھا کہ اور ماریں‘‘۔

### سرکارِانگریزی کی خیرخواہی

’’1857ء میں جب جنگ آزادی کا آغاز ہوا، حضرت قاری عبدالرحمان صاحب پانی پتی قدس سرہ باندہ میں تھے......اتفاق ایسا ہوا کہ رات کی تاریکی میں پچہتر انگریزعورتیں، بچے اور کچھ بوڑھے پناہ لینے کے لئے حضرت قاری صاحب کے مکان پر آئے۔آپ نے انہیں اپنے مدرسے میں ٹھہرادیا اور خدام اور طلبہ کو ہدایت فرمادی کہ ان بےکس انگریزوں کی مدد اور حفاظت خدااور رسول کے حکم کے مطابق کرو۔فتنہ فروہونے کے بعد سے یہ سب پناہ گزیں حفاظت سے جانیں سلامت لے کر چلے گئے۔

کچھ عرصے کے بعد کمشنر کی چٹھی آپ کے پاس پہونچی جس میں لکھا تھا کہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی جائیداد کے آپ مستحق سمجھے گئے ہیں کیونکہ آپ نے غدر میں سرکارِانگریزی کی خیرخواہی فرمائی ہے۔‘‘

(حکایات اسلاف دیوبند صفحہ 232 بحوالہ سات ستارے صفحہ 26)

### امام ابوحنیفہؒ کاقرض چکادیا

’’حضرت مولانا ظفراحمدعثمانی تھانویؒ نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے حکم سے’’اعلاء السنن‘‘تصنیف فرمائی۔مولانا موصوف پہلی جلد لکھ کر حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت تھانویؒ نے دیکھا اور پسند فرمایا۔دوسری جلد لکھنے کا حکم دیا۔مولانا نے دوسری جلد مکمل کی اوروہ بھی حضرت تھانوی کی خدمت میں پیش کی ۔حضرت نے بے حد پسندیدگی کا اظہار فرمایااور اتنے خوش ہوئے کہ جو چادر اوڑھے ہوئے تھے وہ اتار کر مولانا عثمانیؒ کواڑھادی اور فرمایا:علمائے احناف پرامام ابوحنیفہؒ کا بارہ سوسال سے قرض چلا آرہا تھا۔الحمدللہ آج وہ اداہوگیا۔‘‘

(حکایات اسلاف دیوبند صفحہ بحوالہ تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی صفحہ 263)

### پنجاب کےجعلی پیروں کےکرتوت

’’حضرت مولانا احمدعلی لاہوریؒ فرماتے تھے کہ:

’’او پنجاب والوکوئی اس قسم کا پِیر بتاؤ، ارے یہاں پنجاب کے پِیر تو ایسے ایسے گزرے ہیں کہ جب ترکستان، بغداد اور مکہ مکرمہ پر فوجی گولی چلاتے تھے اور انگریز مسلمانوں کو بھرتی کر کے لے جاتا تھا اور وہ وہاں جا کر ترکوں کی عورتوں کو بیوہ بناتے تھےتو یہاں کے پِیر تعویذ لکھ لکھ کر دیتے تھے اور ان کے مولوی فتویٰ دیتے تھے کہ جاؤ تمہیں اللہ کامیاب کرے۔جاؤ فوجی بھرتی دو۔‘‘

(حکایات اسلاف دیوبند صفحہ 287 بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین صفحہ 17،30 نومبر 1979ء)

### دوسری جماعتوں کےسیاسی اورمذہبی رہنما

’’ایک سفر میں ایک ذمہ دار پولیس افسر نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے سوال کیا:۔

شاہ جی اجازت ہوتو ایک بات پوچھوں؟ ہاں بیٹا کیوں نہیں؟ دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ ہم ان کو واچ (نگرانی) کریں لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہونچتے ہیں ایک دم سے تاریں ملنے لگتی ہیں، یہ کیوں؟ آپ نے برجستہ کہا:۔

’’بھائی جب کوئی ہیجڑا گھر میں آجائے تو کوئی عورت اس سے پردہ نہیں کرتی مگر جیسے ہی کوئی مرد آجائے تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے۔‘‘

(حکایات اسلاف دیوبند صفحہ 304 بحوالہ حیاتِ امیر شریعت 505)

---

بقیہ ’نرالی جوبلی‘از صفحہ 13

جاتی شاتم رسولؐ لیکھرام سے متعلق پیشگوئی پر حضرت اقدس کے قتل کے درپے تھی۔اسی لئے ایک ہندو لالہ رام بھجدت ہی اس مقدمہ میں استغاثہ کا وکیل بنا۔دوسری طرف اہلحدیث مُلّاں خصوصاً اوّل المکفّرین محمد حسین بٹالوی صاحب ابتداء ہی سے پادریوں کے دوش بدوش ان کے پُرجوش مظاہروں میں شامل چلے آرہے تھے۔ بٹالوی صاحب نے اس موقعہ کوغنیمت سمجھتے ہوئے پادری مارٹن کلارک سے کرایہ وصول کیا اورایم ڈبلیو ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے سامنے پادریوں ہی کےحق میں گواہی دی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے یہ انکشاف بھی فرمایا۔:

’’ڈاکٹر پادری مارٹن کلارک نے ایک خون کا مقدمہ میرے پر دائر کیا پھر کیا کہنا تھا۔اس قدرخوشی ان لوگوں کو ہوئی کہ گویا پھولے اپنے جامہ میں نہ سماتے تھے اور بعض مسجدوں میں سجدے کر کے میرے لئے اس مقدمہ میں پھانسی وغیرہ کی سزا مانگتے تھے اور اس آرزو میں انہوں نے اس قدر سجدے رورو کے کئے کہ ان کی ناکیں بھی گھس گئیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی طبع اوّل صفحہ 124)

الغرض’’تحفہ قیصریہ‘‘ کی اشاعت پر تمام باطل پرست قوتیں یکایک جمع ہو گئیں اور ساتھ ہی جنگ احزاب کا منظر سامنے آگیا اس فرق کے ساتھ کہ جنگ احزاب ہجرت نبویؐ کے چھٹے سال برپا ہوئی اور یہ خونریز سازش دعویٰ مسیح موعودؑ کے چھ برس بعد کی گئی۔سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب البریّہ میں اس خوفناک مقدمہ کی پوری روداد مع ڈگلس کے منصفانہ فیصلہ کی تفصیل بیان کر کے نصرت الٰہی کے اس ابدی اور یادگار نشان کو ہمیشہ کے لئے ریکارڈ کردیا ہے۔

### حضرت مسیح موعودؑ کا وضاحتی بیان

اس کتاب میں حضرت اقدسؑ نے اس مقدمہ کا پس منظر ان الفاظ میں رقم فرمایا۔:

’’پادری صاحبان کی ناراضگی کا اصل موجب یہی ہے کہ میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے ہر ایک طور سے ان کو شرمندہ کیا۔اُن کا تمام ساختہ پرداختہ میری تحریروں سے ردّ ہوگیا۔میرے لئے جو میرے خدا نے آسمانی نشان دکھلائے اور دکھلا رہا ہے اُس کے مقابل پادری صاحبوں کے ہاتھ میں بجز پُرانے قصوں کے اور کچھ نہیں ۔اور بار بار ان کو آسمانی نشانوں میں مقابلہ کیلئے بلایا گیا۔مگر ان کے ہاتھ میں کیا تھا تا وہ مقابلہ کرتے ۔آخر ہر ایک طور سے ناچار ہوکر یہی تجویز سوچی گئی کہ میرے پر خون کا مقدمہ بنایا جائے۔سواس مقدّمہ کے بنانے کی اصل وجہ یہی تھی کہ وہ میری محقّقانہ تحریروں اور آسمانی نشانوں سے تنگ آکر اس خوف میں پڑ گئے تھے کہ اب جلد تر ان کی پردہ دری ہو جائے گی۔مگر یہ تدبیر جو سوچی گئی یہ اور بھی ان کی پردہ دری کی موجب ہوئی اور ان کے چھپے ہوئے حالات کھل گئے اور ان کی اخلاقی حالت بھی لوگوں پر ظاہر ہوگئی۔

اس جگہ زیادہ تر افسوس کا مقام یہ ہے کہ بے چارہ شیخ محمد حسین بٹالوی کہ ہمیشہ گھات میں لگا ہوا تھا اُس نے بھی پادریوں کے بھروسے پر بہت سُبکی اُٹھائی اور محمد حسین نے مقدمہ میں خواہ نخواہ اپنے تئیں دخیل کار بنایا۔‘‘

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن جلد13 صفحہ 108-109)

حضرت مسیح موعودؑ نے مارٹن کلارک کے مقدمہ اقدام قتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے :

جتنے گواہ تھے وہ تھے سب میرے برخلاف
اک مولوی بھی تھا جو یہی مارتا تھا لاف
اتنی شہادتیں ہیں کہ اب کھل گیا قصور
اب قید یا صلیب ہے ،اک بات ہے ضرور
بعضوں کو بددعا میں بھی تھا ایک انہاک
اتنی دعا کی کہ گھس گئی سجدے میں ان کی ناک
آخر خدا نے دی مجھے اس آگ سے نجات
دشمن تھے جتنے ان کی طرف کی نہ التفات
مومن ہی فتح پاتے ہیں انجام کار میں
ایسا ہی پاؤ گے سخن کردگار میں